﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَنْ يَّشَآء﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۶ جمعۃ المبارک ۲۷/اگست ۱۹۹۹ء شمارہ ۳۵
۱۵/جمادی الاول ۱۴۲۰ ہجری ☆ ۲۷/ظہور ۱۳۷۸ ہجری شمسی

موت کو یاد رکھو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:
آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
لذتوں کو مٹانے والی چیز موت کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔
(جامع ترمذی ابواب الزہد باب فی ذکر الموت)

جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے
(جامع ترمذی ابواب فضائل القرآن باب من قرء حرفا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت میں بکثرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت وتکریم کوقائم کیاجائے گا اور یہ سال اس خاص تکریم کاایک نشان بن جائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دور کے گورنر جنرل ہیں اور آپ کی پیشگوئیاں لازماً پوری ہونگی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۹ء کے الہامات کا تذکرہ ۔ ان الہامات کا ۱۹۹۹ء سے گہرا تعلق ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برطانیہ سے افتتاحی خطاب کا خلاصہ

(دوسری قسط)

اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے (۳۰/جولائی): حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۸ء کے الہامات میں سے کچھ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ اکثر یہ ۱۸۹۹ء کے الہامات تھے جو ۱۹۹۹ء میں پورے ہوتے ہیں اور ان سالوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

۱۴/ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا: ”ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَكَ خِطَابُ الْعِزَّةِ ۔ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ یہ تمام خدائے پاک قدیر کا کلام ہے.......... میں اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جھگڑے کے فیصلہ کرنے کے لئے جو کسی حد تک پورانا ہو گیا ہے اور حد سے زیادہ تکذیب اور تکفیر ہو چکی ہے۔ کوئی ایسا برکت اور رحمت اور فضل اور صلح کاری کا نشان ظاہر کرے گا کہ وہ انسانی ہاتھوں سے برتر اور پاک تر ہوگا۔ تب ایسی کھلی کھلی سچائی کو دیکھ کر لوگوں کے خیالات میں ایک تبدیلی واقع ہوگی۔ اور نیک طینت آدمیوں کے کینے یکدفعہ رفع ہو جائیں گے“۔(تذکرہ۔ ناشر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)۔ حضور نے فرمایا کہ ایک عزت کا خطاب میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت میں بکثرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت و تکریم کو قائم کیا جائے گا۔ اور یہ سال اس خاص تکریم کا ایک نشان بن جائے گا۔

الہام ۱۸/ستمبر ۱۸۹۹ء : ”آج رات میں نے ۱۸/ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ میں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو۔ سو ہو ہی گئی۔ میں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے یا ہمارے الہام ۱۳/ستمبر ۱۸۹۹ء ”ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لك خطاب العزۃ ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا“۔ کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی۔ یا دونوں ہی ہو جائیں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو گی یعنی یا تو

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اس عہد شکنی سے بڑھ کر اور کوئی غداری نہیں جو لوگوں کے امام سے کی جائے

حضرت نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث کے حوالہ سے اہم نصائح

اس جلسہ پر خدا کے فضل سے جماعت کو توفیق ملی ہے کہ جتنے بھی میزبان یا مہمان تھے ان سب نے کوشش کی کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی دوسرے کے لئے آرام کا سامان کرسکیں

خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۳/اگست ۱۹۹۹ء

لندن (۱۳/اگست): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النجم کی آیت نمبر ۳۳ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا جس میں یہ بیان ہے کہ یقیناً تمہارا رب مغفرت کے لحاظ سے بہت وسعت رکھتا ہے۔ وہ تمہیں اس وقت بھی جانتا تھا جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بطور جنین تھے۔ پس تم اپنے نفسوں کو پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ وہی اسے زیادہ جانتا ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آیت ایک ایسی لمبی حدیث کا عنوان بنائی گئی ہے جس میں جب سے دنیا بنی ہے انسانی قسموں میں سے ہر قسم کا ذکر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء ما اخبر النبیؐ اصحابہ...... میں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک لمبی حدیث پڑھ کر سنائی اور ساتھ ساتھ ضروری مقامات پر مختصر تشریح بھی بیان فرمائی۔ اس حدیث میں ذکر ہے کہ دنیا میٹھی اور سرسبز و شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہے۔ پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ یہ بھی ذکر فرمایا کہ کسی شخص کو لوگوں کا خوف سچ بات کہنے سے نہ روکے جبکہ وہ اسے جان چکا ہو۔ اس عہد شکنی سے بڑی کوئی غداری نہیں جو لوگوں کے امام سے کی جائے......

حضور نے فرمایا: آپ اپنے نفسوں پر اور اپنے ماحول

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:افتتاحی خطاب جلسہ برطانیہ از صفحہ اول

خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے باران رحمت کا دروازہ آسمان سے کھلے گا یا غیر معمولی کوئی نشان روحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہوگا مگر نشان ہوگا۔نہ معمولی بات"۔(الحکم جلد ۳ نمبر ۳۶۔ ۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

حضور نے فرمایا کہ اس سال جب آپ کے سامنے رپورٹ پیش کی جائے گی تو دنیا کے ہر ملک کا بارش کے ساتھ ایک تعلق ہے۔روحانی بارش ہونے سے پہلے ظاہری بارش بھی ہوتی ہے اور ایسے حالات میں ہوتی ہے کہ انسان وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا۔پس حضرت مسیح موعود کا یہ الہام بڑی شان کے ساتھ ظاہری صورت میں بھی پورا ہو رہا ہے اور باطنی صورت میں بھی۔

☆......☆......☆

پھر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام بیان فرمایا۔آپ فرماتے ہیں:۔

"۲۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے۔اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیز عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بین الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلط کر لے۔گویا سلطان کا لفظ تسلط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے اور طبائع سلیمہ پر اس کا تسلط تام ہو جائے۔پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہوگا ظہور میں آئے گا۔اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں دلوں میں میرا عزیز ہونا ہوگا۔جس کو خواب میں عزیز کے تمثل سے ظاہر کیا گیا"۔

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۲۔اشتہار ۲۲/اکتوبر ۱۸۹۹)

حضور نے فرمایا کہ ضمناً یہ بھی میں بتاؤں کہ یہ رؤیا اپنے ظاہری معنوں میں بھی پوری ہو چکی ہے۔مرزا عزیز احمد صاحب جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں فروری ۱۹۰۶ء میں اپنے دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

☆......☆......☆

پھر ایک اور الہام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"۱۹/ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا: انا اخرجنا لك زروعاً یاابراهیم۔یعنی اے ابراہیم! ہم تیرے لئے ربیع کی کھیتیاں اگائیں گے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے سے تعلق رکھنے والا ہے۔اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ایک تو جو احمدیت کی ہری بھری کھیتیاں اگ رہی ہیں اور سارے عالم میں اگ رہی ہیں، وہ مراد ہو سکتی ہیں۔دوسرے ابراہیم کے خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی روحانی ذریت بہت کثرت سے پھیلے گی۔

دوسرے زروع سے مراد ربیع کی فصلیں بھی ہو سکتی ہیں۔جیسے گندم، جو وغیرہ۔یہ حصہ ممکن ہے ۱۹۰۰ء کی ربیع کی شکل میں کسی صورت میں پورا ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: دعا کریں کہ ہمارے زمانہ میں بھی ربیع میں جو آئندہ آنے والا ہے اللہ تعالیٰ اس الہام کی صداقت کو دوبارہ پورا کرے۔

☆......☆......☆

پھر حضور ایدہ اللہ نے ۱۷/جون ۱۸۹۹ء کے الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۷/جون ۱۸۹۹ء کو الہام ہوا: آگ اور دھواں ہے اور چنگاریاں اڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں۔اس حال میں آپ یہ پڑھ رہے ہیں:

"یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ. اِنَّ رَبِّیْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب یہ چنگاریاں اور آگ اور دھواں کس شکل میں نازل ہوگا یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔یہ نقشہ تو اٹامک بم کا ہے۔مگر خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ بم کب چلے گا اور کیسے چلے گا اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں نشان کے طور پر ظاہر ہوگا۔یہ لازماً پورا تو ہونا ہے۔مگر ساتھ ہی جماعت کے لئے خوشخبری ہے کہ چنگاریاں اڑ اڑ کر جماعت کی طرف بھی آئیں گی مگر جماعت کو اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر محفوظ رکھے گا۔

☆......☆......☆

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات بظاہر بعض چھوٹے چھوٹے الہامات ہوتے تھے اور اس قدر تیزی سے پورے ہوتے تھے کہ بعض چند گھنٹے کے اندر بعض اس سے بھی کم عرصہ میں، بعض دس پندرہ منٹ کے اندر پورے ہو جایا کرتے تھے اور یہ نشانات تھے جو بارش کی طرح نازل ہوتے رہتے تھے اور بظاہر چھوٹے مگر عظمت میں بہت بڑے ہوتے تھے۔اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا تَرٰی فَخِذًا اَلِیْمًا کہ تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔

اب بھلا یہ بھی کوئی ایسا الہام ہے جو کوئی شخص اپنی طرف سے بنائے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو بھی الہام ہوتا تھا بڑی امانت اور حفاظت کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو بتا دیا کرتے تھے۔اس نے کس رنگ میں پورا ہونا ہے یہ خدا پر چھوڑتے تھے۔اور توکل کا ایک عظیم مقام تھا۔چنانچہ آپ نے حضرت شیخ حامد علی صاحب کو سنایا کہ مجھے ظہر کی نماز کے وقت یہ الہام ہوا تَرٰی فَخِذًا اَلِیْمًا کہ تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔یہ الہام حافظ صاحب کو سنا کر آپؑ نماز کے لئے زینہ سے نیچے اترے تو دو گھوڑوں پر دو لڑکے سوار دکھائی دئے جن کی عمر بیس برس کے اندر اندر ہوگی اور ایک کچھ چھوٹا اور ایک بڑا۔وہ سوار ہونے کی حالت میں ہی آگے آئے۔اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ دوسرا سوار میرا بھائی ہے اور اس کی ران میں سخت درد ہو رہا ہے۔دیکھیں یہ الہام کس حیرت انگیز سچائی سے پورا ہوا۔اور کہا کہ ہم علاج کی خاطر آپ کے پاس آئے ہیں۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ران پر ہاتھ رکھا اور بغیر کسی دوا کے دیکھتے دیکھتے وہ ران خدا کے فضل سے ٹھیک ہو گئی۔

اسی تعلق میں آپ ۱۸۹۹ء کا الہام بیان فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ایک دم قرار نہ تھا۔کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔اس نے کہا کہ علاج دنداں اخراج دنداں۔اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔تب اس وقت مجھے غنودگی آگئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔اور چارپائی پاس بچھی ہوئی تھی۔میں نے بے تابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آگئی۔جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا۔اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔اِذَا مَرِضْتَ فَهُوَ یَشْفِیْ یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۶)

حضور نے فرمایا اس کے برعکس بعینہ یہی تکلیف حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو مہینہ بھر رہی اور ہر علاج کے باوجود دانت نکلوانا پڑا تھا۔

☆......☆......☆

الہام ۱۸۹۹ء: "خدا نے مجھے .... خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی۔ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔یہ خدا کا ارادہ ہے گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں"۔(اشتہار واجب الاظہار صفحہ ۲،۳۔ضمیمہ تریاق القلوب)

☆......☆......☆

ایک اور الہام ۱۸۹۹ء:۔ "مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا"۔(الحکم جلد ۳ نمبر ۴۰۔ ۱۰/نومبر ۱۸۹۹ء، صفحہ ۶۔تذکرہ صفحہ ۳۵۰)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دور کے گورنر جنرل ہیں اور آپ کی پیشگوئیاں لازماً پوری ہوں گی۔ایک ذرہ بھی ہمیں شک نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس رؤیا کی تعبیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"ہمارا نام حَکم عام بھی ہے جس کا اگر انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہوتا ہے"۔

(الحکم مورخہ ۲۴/جولائی ۱۸۹۹ء)

☆......☆......☆

دسمبر ۱۸۹۹ء۔فرمایا:

"رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے"۔

پھر فرمایا:

"جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عجز و مصیبت کی حالت نہیں رہتی تو جو شخص اس وقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے"۔(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا:

"ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بڑی لمبی ہے۔موت کا کوئی وقت نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے۔اس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

"شیخ عجم"

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہید افغانستان

کے سوانح حیات (۱۸۵۳ء - ۱۹۰۳ء)

(سید میر مسعود احمد۔ ربوہ)

(چھٹی قسط)

کشفی واقعات

حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں بارہا آسمان پر گیا ہوں اور لوگ جو سات آسمان بتاتے ہیں ان سے کہیں زیادہ آسمان ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آسمان میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر دیکھا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میں جنت میں بہت دفعہ داخل ہوتا ہوں اور میوے کھاتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تمہارے واسطے بھی پھل لاؤں۔ میخواہم از جنت چیزہائے برائے شما آوردم۔ مگر فرمایا مجھے اجازت نہیں۔

(روایت مولوی عبدالستار خان صاحب۔ اخبار الحکم ۱۴/دسمبر ۱۹۳۵ء)

☆......☆......☆

مولوی عبدالستار خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں جو باتیں لوگوں کو سناتا ہوں اس سے بہت کم درجہ کی باتوں پر بھی لوگوں کو قتل کر دیا جاتا ہے کیونکہ خدا کی قدرت سے جب میں یہ باتیں کرتا ہوں (تو حکمت کے طریق پر کرتا ہوں) مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔

پھر فرمایا: لیکن جب اللہ تعالیٰ کو میرا مارنا منظور ہوگا تو یہ حکمت کا طریق مجھ سے چھین لیا جائے گا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۱۴)

☆......☆......☆

مولوی عبدالستار خان صاحب معروف بہ بزرگ صاحب کی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہم نے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کو پہچانا تھا اور اس کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں کھٹکھٹانے کی ترکیب بتائی ہے کہ اس طرح کھٹکھٹاؤ تو دروازہ کھولا جائے گا۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ پہلے بھی کبھی کبھی حضرت رسول کریم ﷺ کا بروز مجھ پر آتا تھا مگر مقدر یہ تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملوں گا تو پھر آنحضرت ﷺ کبھی بھی مجھ سے جدا نہیں ہونگے۔ سو اب بالکل یہی حالت ہے۔ حضور مجھ سے جدا نہیں ہوتے۔ (شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ دوم صفحہ ۱۷)

☆......☆......☆

سید احمد نور صاحب بیان کرتے ہیں کہ قادیان میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو کشوف و الہامات ہوتے تھے۔ ایک دن سو کر اٹھے تو بتایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا اور پھر یہ الہام ہوا: "جِسْمُهٗ مُنَوَّرٌ مُعَنْبَرٌ مُعَطَّرٌ يُضِيْءُ كَا اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ۔"

ایک روز حضرت صاحبزادہ صاحب نے مولوی عبدالستار خان سے کہا کہ میرے چہرے کی طرف دیکھو۔ مولوی صاحب دیکھنے لگے لیکن دیکھ نہ سکے اور نظریں نیچی ہو گئیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا چہرہ سورج کی طرح روشن تھا۔ اسے دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتی تھیں۔ مولوی عبدالستار خان صاحب نے سُبحانَ اللہ، سُبحانَ اللہ کہنا شروع کر دیا۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ سیر کو گئے۔ جب واپس آئے تو اپنے ساتھیوں کو مہمان خانہ میں ایک کشف سنایا کہ جنت کی ایک حور بہت اچھے لباس میں تھی میرے سامنے آئی اور کہا کہ آپ میری طرف دیکھیں تو میں نے اس سے کہا کہ جب تک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوں تیری طرف نہیں دیکھ سکتا تب وہ روتی ہوئی چلی گئی۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ ۶ تا ۸)

☆......☆......☆

مولوی عبدالستار خان صاحب کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضرت شہید کو بڑی محبت تھی۔ ان کا رنگ عاشقانہ رنگ تھا اور جب وہ حضور کی مجلس میں بیٹھتے تھے تو ان کی حالت اور کی اور ہو جاتی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس رنگ میں دیکھا ہے کسی نے نہیں دیکھا۔

....

صاحبزادہ صاحب جب حضور کی مجلس میں بیٹھتے تو حضور کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔

(اخبار الحکم ۲۱/مارچ ۱۹۳۵ء صفحہ ۳)

☆......☆......☆

مولوی عبدالستار خان صاحب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ کی طرف سیر کو جا رہے تھے تو راستہ میں مجھے اور عبدالجلیل سے کہا کہ میرے ماتھے کی طرف دیکھو کہ تم اس کو دیکھنے کی طاقت رکھتے ہو۔ جب ہم نے دیکھا تو وہ ایسا چمکتا تھا جیسے آفتاب۔ ہماری آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور ہم نے نظر نیچی کر لی۔

ایک مرتبہ رات کے وقت بھی ایسا واقعہ ہوا۔ آپ مہمان خانہ میں کوٹھڑی میں تشریف رکھتے تھے۔ اور یہ زمانہ ان کے کمالِ عشق کی حالت کا تھا۔ آپ نے فرمایا میرے ماتھے کی طرف دیکھو۔ جب میں نے اور عبدالجلیل نے نظر کی تو ایک بہت بڑے روشن ستارے کی طرح معلوم ہوا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

ہمارے ساتھ وزیر محمد (وزیری ملاّ) بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے نظر نہیں آیا۔ اس پر آپ نے فرمایا "شما تقویٰ نہ دارید"۔

(الحکم ۱۴/دسمبر ۱۹۳۵ء)

(یعنی تمہیں تقویٰ نصیب نہیں)۔

☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کے قادیان آنے کے بارہ میں ایک انگریز انجینئر کا بیان اور ایک کشفی واقعہ کا ذکر

ایک انگریز انجینئر جس کا نام Mr.Frank A. Martin تھا ان دنوں کابل میں موجود تھا۔ یہ آٹھ سال تک بہ سلسلہ سرکاری ملازمت کے افغانستان میں مقیم رہا اور امیر عبدالرحمن اور امیر حبیب اللہ خان کا مقرب تھا۔ اس نے انگلستان واپس جا کر ایک کتاب "Under the absolute Amir" کے نام سے لکھ کر شائع کروائی۔ اس میں وہ اپنے زمانۂ اقامت کابل کے حالات لکھتا ہے۔ اس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا ذکر بھی کیا ہے اس کی تحریر بعض تفاصیل میں دیگر روایات سے اختلاف رکھتی ہے لیکن کافی حد تک صداقت اس کے اندر موجود ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارہ میں اس بیرونی شہادت کو بھی درج کر دیا جائے۔

Mr.Frank A. Martin بیان کرتا ہے کہ:

افغانستان کے ایک بہت بڑے اور اثر و رسوخ رکھنے والے ملاّ (صاحب) مکہ مکرمہ کے حج کے لئے روانہ ہوئے۔ ہندوستان میں سفر کرتے ہوئے انہوں نے ایک مقدس شخصیت کے بارہ میں سنا جو حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے بارہ میں تبلیغ کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔

ملاّ (صاحب) اس مقدس شخصیت کو ملنے گئے۔ مقامی لوگوں نے ان کے بارہ میں عجیب و غریب امور بیان کئے۔ نبوت کے اس مدعی کے کلمات اتنا یقین دلانے والے تھے کہ ملاّ (صاحب) ان پر ایمان لے آئے اور ان کو یقین ہو گیا کہ جو کچھ وہ اپنے بارہ میں دعویٰ کرتے ہیں وہ درست ہے۔ یہ امر معلوم ہونے پر کہ ملاّ (صاحب) حج کے ارادہ سے جا رہے تھے (حضرت) نبیؑ ایک مرتبہ ان کو ایک اندرونی کمرہ میں لے گئے اور وہاں دونوں نے اکٹھے مکہ کی زیارت کی۔ حاجیوں کے ہجوم کو مسجد حرام میں دیکھا۔ اس کے صحن میں داخل ہوئے اور اس میں تمام قابل ملاحظہ مقامات دیکھے اور خانہ کعبہ پہنچنے تک تمام مسنون دعائیں پڑھیں۔

Mr.Frank A. Martin لکھتے ہیں کہ یہ مسمریزم کے نتیجہ میں تھا یا ملاّ (صاحب) کے اس نظارہ کو دیکھنے کی کوئی اور وجہ تھی اس بارہ میں تو ہر شخص اپنا قیاس کر سکتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ سزائے موت بھی ان کے اس یقین کو متزلزل نہیں کر سکا کہ ان کے ہادی ایک سچے نبی تھے اور یہ کہ واقعی انہوں نے مکہ مکرمہ کی زیارت کی تھی............"۔

کشفی واقعہ کے بارہ میں وضاحت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس کشف کا مسٹر مارٹن نے ذکر کیا ہے اس کا ہو بہو ذکر تو سلسلہ کے لٹریچر میں نہیں مل سکا لیکن حضرت پیر سراج الحق نعمانیؓ کی روایت میں ایک ملتے جلتے واقعہ کا ذکر آتا ہے۔ حضرت پیر صاحب نے اپنی کتاب تذکرۃ المہدی حصہ دوم میں لکھا ہے کہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"ہمیں بھی ایک بار حج کے روز کشف میں حج کا نظارہ دکھایا گیا یہاں تک کہ سب کی باتیں اور لبیک اور تسبیح و تحلیل ہم سنتے تھے۔ اگر چاہتے تو لوگوں کی باتیں لکھ لیتے"۔

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۴۵ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان ۲۵/دسمبر ۱۹۲۱ء)

اس مقام پر ایک احمدی صحابی کی ایک رؤیا کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

جناب غلام حیدر صاحب ولد میاں خدا بخش صاحب سکنہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ کا بیان ہے کہ ۱۹۰۳ء میں وہ ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے، زیر تبلیغ تھے۔ اور احمدیت کی تعلیم سے کافی متاثر تھے۔ ان ایام میں انہوں نے رؤیا میں دیکھا کہ وہ ایک بزرگ کے ہمراہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد ان کو ایک احمدی دوست نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دکھایا تو وہ یہ معلوم کر کے حیران رہ گئے کہ یہ اسی بزرگ کی شکل ہے جن کے ساتھ انہوں نے حج کیا تھا۔ (رجسٹر روایات صحابہ)

غلام حیدر صاحب کی یہ رؤیا ۱۹۰۳ء کی ہے اور یہ وہی سال ہے جب حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب بھی ذوالحجہ کے مہینہ میں قادیان میں مقیم تھے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

کے جس کشفی واقعہ کا مسٹر مارٹن فرینک نے ذکر کیا ہے وہ بھی ۱۹۰۳ء کا ہی بنتا ہے۔

یہ تمام تشریحات یا وضاحتیں خاکسار کی ذوقی ہیں۔ اصل حقیقت اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔(مرتب)۔

☆......☆......☆

صاحبزادہ محمد عبداللطیف صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واپس اپنے وطن جانے کی اجازت مانگنا اور حضور علیہ السلام کے ارشادات

۵/مارچ ۱۹۰۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فارسی زبان میں بعض ارشادات فرمائے تھے جن کا اردو ترجمہ اخبار الحکم اور البدر میں شائع ہوا۔ لکھا ہے کہ:

"ایک خادم نے حضرت اقدس سے رخصت طلب کی ان کا وطن یہاں سے دور دراز تھا اور ایک عرصہ سے آکر حضرت اقدس کے قدموں میں موجود تھے۔ ان کے رخصت طلب کرنے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان کی فطرت میں یہ بات ہوتی ہے اور میری فطرت میں بھی ہے کہ جب کوئی دوست جدا ہونے لگتا ہے تو میرا دل غمگین ہوتا ہے کیونکہ خدا جانے پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ اس عالم کی یہی وضع پڑی ہے۔ خواہ کوئی ایک سو سال زندہ رہے آخر پھر جدائی ہے۔ مگر مجھے یہ امر پسند ہے کہ عیدالاضحیٰ نزدیک ہے وہ کر کے آپ جاویں۔ جب تک سفر کی تیاری کرتے رہیں۔ باقی مشکلات کا خدا حافظ ہے"۔

(البدر ۱۳/مارچ ۱۹۰۳ء ملفوظات جلد ۵ مطبوعہ لندن۔ صفحہ ۱۷۰ حاشیہ)

۶/مارچ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ۔ مجلس قبل از عشاء جس صاحب نے کل حضرت اقدس سے رخصت طلب کی تھی ان سے مخاطب ہو کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ "یہی مناسب ہے کہ عید کی نماز کے بعد روانہ ہوں کیونکہ پھر سخت گرمی کا موسم آنے والا ہے۔ سفر میں بہت تکلیف ہوگی۔ میں نے جیسا آپ سے وعدہ کیا ہے دعا کرتا رہوں گا۔ مجھے کسی امیر یا بادشاہ کا خطرہ نہیں۔ میرا کام دعا کرنا ہے"............ اسی طرح فرمایا......"جب آدمی سلوک میں قدم رکھتا ہے تو ہزارہا بلا اس پر نازل ہوتی ہیں جیسے جنات اور دیو نے حملہ کر دیا ہے مگر جب وہ شخص فیصلہ کر لیتا ہے کہ میں اب واپس نہ ہوں گا اور اسی راہ میں جان دے دوں گا تو پھر وہ حملہ نہیں ہوتا اور آخر کار وہ بلا ایک باغ میں متبدل ہو جاتی ہے اور جو اس سے ڈرتا ہے اس کے لئے وہ دوزخ بن جاتی ہے۔ اس کا انتہائی مقام بالکل دوزخ کا تمثل ہوتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ اسے آزماوے۔ جس نے اس دوزخ کی پرواہ نہ کی وہ کامیاب ہوا۔ یہ کام بہت نازک ہے۔ بجز موت کے چارہ نہیں"۔

(البدر ۱۳/مارچ ۱۹۰۳ء ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱)

☆......☆......☆

سید احمد نور صاحب کا بیان ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب امیر حبیب اللہ خان سے چھ ماہ کی رخصت لے کر آئے تھے۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے واپسی کی اجازت کی درخواست کی تو حضور نے فرمایا کہ آپ کا ارادہ حج پر جانے کا تھا اور حج کا وقت تو گزر چکا ہے۔ آپ ایک سال اور قادیان ٹھہر جائیں اور آئندہ سال حج کر کے افغانستان واپس چلے جائیں۔ اس پر صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ میں وطن واپس جا کر آئندہ سال حج کے لئے آجاؤں گا۔ اس پر حضور نے ان کو اجازت دے دی"۔

(شہیدمرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ ۸، ۹)

☆......☆......☆

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کا قصیدہ

اخبار البدر و الحکم سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں فارسی زبان میں ایک قصیدہ لکھا تھا جو یہاں درج کیا جاتا ہے۔ اس قصیدہ میں کتابت کی بے احتیاطی سے بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔ لاہور کے بعض صحابہ کی روایت ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ قصیدہ لاہور میں فی البدیہہ سنایا تھا۔ اور ان کی شہادت کے بعد اخبار الحکم و البدر میں شائع ہوا۔ نمونۃً چند اشعار درج ذیل ہیں:

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم. نحمدہ ونستعینہ
ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم العظیم
نور شمع جمال
نہ جائے حرف و نہ جائے مقال
دوائے درد اثقال
عجب کہ احمد اطہر بہ ایں گزر آمد
محمدیست بہ گیسوئے معطر آمد
عجب کہ احمد اطہر بہ ایں گزر آمد
ہلال ماہ جبینش بہ ادب بایددید
عجب مبارک اطہر ہماں قمر آمد
محمد یست بہ گیسوئے معطر آمد
زحسن و ورع و جمالش ملک بحیرت ماند
کہ آفتاب شریعت بہ بحر و بر آمد
عجب کہ احمد اطہر بہ ایں گزر آمد
رخش زگلشن رضواں عرق ہمی ریزد
بہ مہ رویان ارم داغ بر جگر آمد
محمد یست بہ گیسوئے معطر آمد

(یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جو اخبار البدر نمبر ۹ جلد ۲۔ ۱۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

سیرالیون کی حالیہ خانہ جنگی اور فسادات میں

جماعت احمدیہ عالمگیر کی طبی خدمات

سیرالیون میں خانہ جنگی کی وجہ سے اہل سیرالیون بہت ہی مشکل حالات سے دوچار ہیں۔ ان حالات میں جس قسم کی بھی کوئی خدمت کرے ان کے لئے غنیمت ہے۔ حسب سابق ان مشکل حالات میں بھی جماعت احمدیہ نے یہاں خدمت کی پوری کوشش کی ہے اور طبی میدان میں بھی پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی شفقت اور دعائیں اہل سیرالیون کے ساتھ ہیں۔

اس سلسلہ میں محترم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب تو پہلے سے ہی خدمت پر کمربستہ ہیں۔ مزید ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب پیارے آقا کے ارشاد پر ۵/اکتوبر ۱۹۹۸ء کو لندن سے سیرالیون پہنچے۔ ان کے آنے کی خبریں ریڈیو پر نشر ہونے لگیں کہ بوجہ جنگ جو لوگ ٹانگوں سے محروم ہو گئے ہیں انہیں مصنوعی ٹانگیں لگائی جائیں گی۔ نیز ہر قسم کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔

محترم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے مکرم ڈاکٹر اشرف صاحب سے مل کر احمدیہ کلینک فری ٹاؤن میں آپریشن تھیٹر کا انتظام کیا۔ اور ہرنیا کے چھ آپریشن کئے۔ نیز مریضوں کا مفت علاج کرتے رہے۔ نیز ایک مریض کے گھٹنے سے بذریعہ آپریشن گولیوں کے ذرات نکالے۔

۱۰/اکتوبر ۱۹۹۸ء کو فری ٹاؤن سے نوّے میل دور مائل ۹۱ کے مقام پر فری کلینک کا انتظام کیا گیا اور مندرجہ بالا دونوں ڈاکٹر صاحبان نے اڑھائی صد مریضوں کی تشخیص کی اور مفت ادویات فراہم کیں۔

مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت سیرالیون نے مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب کی وزیر صحت کے ساتھ دو مرتبہ ملاقات کروائی جو ۶/اکتوبر اور ۹/اکتوبر کو ہوئی۔ اس میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے سرکردہ افراد بھی شامل تھے۔

مکرم وزیر صحت جناب احمد تیجان جالو صاحب نے مکرم ڈاکٹر صاحب کا بہت گرمجوشی سے استقبال کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا اور اس نازک موقع پر ڈاکٹر بھجوانے پر حضور انور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا کہ یہ خدمت عین موقع پر ہے۔ نیز اس قسم کی خدمات کو جاری رکھنے کی درخواست کی۔

مکرم ڈاکٹر سید مظفر صاحب گیارہ اکتوبر کو لندن روانہ ہو گئے اور ان کی جگہ غانا سے مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب ۲۵/نومبر ۱۹۹۸ء کو سیرالیون پہنچے۔

محترم امیر صاحب نے ان کی ملاقات وزیر صحت سے کروائی۔ مکرم وزیر صحت صاحب نے ۲۶/نومبر کو ڈاکٹر صاحب کو خوش آمدید کہا اور پیارے آقا کا شکریہ ادا کیا جن کے حکم پر ڈاکٹر صاحب موصوف یہاں تشریف لائے۔

۲۸/نومبر کو مشاکا (میل ۴۷) کے مقام پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے فری کلینک لگایا اور یک صد ستانوے مریضوں کا مفت معائنہ کیا اور ادویات فراہم کیں۔

اسی روز یعنی ۲۸/نومبر ۱۹۹۸ء کو لندن سے مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ۲۹/نومبر کو مکرم امیر صاحب اور مجلس عاملہ نے ڈاکٹر صاحبان کو خوش آمدید کہا۔

مکرم ڈاکٹر تاثیر صاحب نے احمدیہ کلینک میں اور مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے گورنمنٹ کونٹ ہسپتال میں مفت آپریشن اور مفت معائنہ و ادویات کی سہولت فراہم کرنا شروع کی۔

اسی دوران مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب ۵/دسمبر ۱۹۹۸ء کو امیر صاحب کے ہمراہ میل ۹۱، بو، اور کینما کا دورہ کیا اور تین میڈیکل کیمپ لگائے جس میں چار صد افراد کا مفت علاج کیا۔

مکرم ڈاکٹر تاثیر صاحب نے ۶۱ اور محترم ڈاکٹر بھٹی صاحب نے گیارہ ہرنیا کے آپریشن کئے نیز پانچ آپریشن دونوں نے مل کر کئے۔ اس طرح کل ستہتّر (۷۷) آپریشن کئے۔ کسی ایک بھی آپریشن میں بعد میں بھی کسی خرابی کی اطلاع نہیں ملی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

دونوں ڈاکٹر صاحبان نے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ وزیر صحت سے ملاقات کی۔ وزیر صحت نے دونوں ڈاکٹر صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔

مندرجہ بالا سارے پروگرام کی خبریں ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہوتی رہیں۔ نیز مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب کا انٹرویو ریڈیو پر نشر ہوا۔

۹/دسمبر ۱۹۹۸ء کو مکرم امیر صاحب نے مجلس عاملہ کے ہمراہ دونوں ڈاکٹر صاحبان کو الوداعیہ دیا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور خاص طور پر پیارے آقا ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ڈاکٹر صاحبان نے اپنے وقت کو بہترین انداز میں استعمال کیا ہے۔ اور پیارے آقا سے خواہش کی کہ آئندہ بھی سیرالیون میں خدمت خلق کے لئے ڈاکٹر صاحبان بھجواتے رہیں گے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب، مکرم ڈاکٹر سید مظفر صاحب اور مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے کل چھتیس (۳۶) افراد کو مصنوعی ٹانگیں لگائیں جس کی وجہ سے یہ افراد بغیر سہارے کے چلنے کے قابل ہو گئے۔ الحمد للہ

تمام افراد نے جماعت احمدیہ کا بہترین انداز میں شکریہ ادا کیا۔

(رپورٹ مرتبہ: خوشی محمد شاکر۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

خطبہ جمعہ

خلافت رابعہ کے دور کے مزید شہداء کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۹ر وفا ۱۳۷۸ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين.

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. وَلَا تَقُوْلُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاۤءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾۔(سورۃ البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۵)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

خلافت رابعہ کے شہداء کا تذکرہ ہو رہا ہے اور آج یہ اس کی دوسری قسط ہے۔ سب سے پہلے **محمود احمد صاحب اٹھوال شہید پنوں عاقل، سندھ۔** تاریخ شہادت ۲۹ر جولائی ۱۹۸۵ء۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ جن کے شوہر محمود احمد اٹھوال صاحب شہید کئے گئے، لکھتی ہیں کہ محمود صاحب کو شہادت کا بہت ہی شوق تھا۔ 1974ء میں احمدیوں کی مخالفت زوروں پر تھی مگر آپ نے ہر موقع پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ یہ مخالفت کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی گئی اور آپ کے ماموں زاد بھائی مقبول احمد کو فروری 1982ء میں پنوں عاقل میں شہید کر دیا گیا۔ جب آپ اپنے بھائی کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں قبر میں اتار رہے تھے تو پہلے مقبول شہید سے مخاطب ہوئے ہیں پھر اپنے آپ کو مخاطب کیا ہے۔ مقبول کو دفن کرتے وقت آپ نے کہا: اے مقبول! یہ رتبہ خوش نصیبوں کو نصیب ہوتا ہے۔ پھر کہا اے محمود! یعنی خود اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہا: کاش تجھے بھی یہ رتبہ حاصل ہو جائے اور تُو بھی یہیں پر آئے۔

ربوہ سے واپسی پر پنوں عاقل کی پولیس نے آپ سے کہا کہ آپ اپنی زمینیں فروخت کر کے کہیں اور چلے جائیں کیونکہ پہلے آپ کے رشتہ دار بھائی کو شہید کیا جا چکا ہے۔ ہم مولویوں کی وجہ سے مجبور ہیں کچھ نہیں کر سکتے۔ اس پر آپ نے انہیں جواب دیا کہ احمدیت کی مخالفت تو ہر جگہ ہے۔ ہر جگہ دشمن ہے۔ اگر مجھے شہادت ملنی ہے تو یہاں کیوں نہ ملے۔ آپ کے دو بیٹے سکول جاتے تو مولویوں کے کہنے پر کچھ لڑکے ان کو تھپڑ مارتے اور گالیاں دیتے۔ سکول کے اساتذہ بھی مذہبی مخالفت کی بنا پر سختی کرتے۔ اوباشوں کے گروہ ان کے گھروں پر بھی فائرنگ کرتے رہتے۔ دشمن رات کو چھپ کر ان کے کھیتوں کا پانی بند کر دیتے۔ پکی ہوئی فصلوں کو آگ لگا دیتے یا کاٹ کر اجاڑتے تاکہ ان پر ذریعہ معاش تنگ ہو جائے اور کسی طرح یہ احمدیت سے توبہ کر لیں۔

آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات دروازہ کھٹکا۔ جیٹھ کا بیٹا سعید باہر گیا تو دروازہ کے پاس ہی دو آدمی کھڑے تھے۔ انہوں نے سعید پر حملہ کر دیا۔ ایک نے اس کے منہ اور ناک کو ہاتھوں اور کپڑے سے باندھ دیا اور دوسرے نے اسے مارنا شروع کیا اور گھسیٹتے ہوئے دروازہ سے پندرہ گز دور لے گئے۔ سعید نے بعد میں بتایا کہ میں نے بہت کوشش کی کہ ان سے آزاد ہو جاؤں لیکن ناکام رہا۔ آخرکار جب مارنے والے نے خنجر نکالا اور دوسری طرف سانس بند کر دینے کی وجہ سے میری حالت بگڑی تو میں نے اللہ کو یاد کرتے ہوئے آخری کوشش کی اور منہ آزاد کروانے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے والد صاحب کو آوازیں دیں۔ چنانچہ وہ اور چچا یعنی محمود احمد صاحب شہید موقع پر پہنچ گئے اور ایک آدمی تو بھاگ نکلا لیکن دوسرے کو پکڑ لیا گیا۔ مجرم نے پولیس کو بتایا کہ میں گھوٹکی ضلع سکھر کے ایک مدرسہ کا طالبعلم ہوں۔ مولوی صاحبان نے ہمیں بھیجا تھا کہ اس نوجوان کو قتل کر دیں لیکن اس نوجوان کی قسمت تھی کہ یہ بچ گیا۔ سعید آجکل ربوہ میں رہائش پذیر ہیں اور دوکانداری کرتے ہیں۔

ملاں مُلٹے بازار میں مسلسل لوگوں کو بھڑکاتے رہے کہ محمود قادیانی کو قتل کرنا واجب اور باعثِ ثواب ہے۔

واقعہ شہادت: ۲۹ر جولائی ۱۹۸۵ء کی شام کو جب آپ ایک دوست کو ملنے باہر گئے تو آپ کا چودہ سالہ بیٹا بھی ساتھ تھا۔ واپسی پر تین آدمیوں نے اچانک ایک گلی سے نکل کر آپ پر حملہ کر دیا اور آپ وہیں شہید ہو گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

شہادت کے وقت اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹے احمدیت نہ چھوڑنا خواہ تمہیں بھی جان دینی پڑے۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے جن میں سے پانچ بیٹیوں کی بفضل خدا کامیاب شادی ہو چکی ہے۔ باقی بچے غیر شادی شدہ ہیں۔ بچوں کے اسماء یہ ہیں: بیٹی عذرا پروین فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ خالدہ پروین احمد آباد سانگرہ نزد ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ فاروق احمد امریکہ میں ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ ساجدہ پروین جرمنی میں ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ راشدہ پروین احمد آباد سانگرہ نزد ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ روبینہ پروین صاحبہ آسٹریلیا میں ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ طاہرہ پروین والدہ کے ساتھ رحمان کالونی ربوہ میں رہ رہی ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ دو بیٹوں طاہر احمد اور عثمان احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور ایک بیٹے لقمان احمد ساتویں جماعت میں پڑھتے ہیں اور یہ سب والدہ کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ساری اولاد دین و دنیا میں ترقی پذیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمیشہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے حفاظت فرمائے۔

مرزا منور بیگ صاحب شہید۔ چونگی امرسدھو (لاہور)۔ تاریخ شہادت ۱۸ر اپریل ۱۹۸۶ء۔ مکرم مرزا منور بیگ صاحب شہید سکنہ چونگی امرسدھو لاہور کو ایک معاند احمدیت عبدالشکور منشاء نے ۱۷ر اپریل ۱۹۸۶ء کو فائر کر کے زخمی کر دیا اور آپ ہسپتال میں اگلے روز ۱۸ر اپریل ۱۹۸۶ء کو وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

شہید کے بیٹے مرزا اقدس بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد مرزا منور بیگ صاحب کی کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی لیکن چونکہ تبلیغ کا شوق تھا اس لئے ایک مولوی امین اور اس کے چیلے اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے۔ شہادت سے پندرہ روز قبل آپ کا ایک غیر احمدی دوست جو مولوی امین کا پیروکار تھا، آپ کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا کوئی اسلحہ وغیرہ گھر پر ہے۔ والد صاحب نے جواب دیا میری کسی سے کیا دشمنی ہے؟ اُس نے کہا کہ سارا علاقہ تمہارا دشمن ہے اس لئے اسلحہ بناؤ۔ والد صاحب نے جواب دیا اچھا بنا لیں گے۔ غالباً وہ بھی ٹوہ لینے کے لئے آیا ہوگا کہ گھر پر ان کے اسلحہ ہے کہ نہیں۔

ایک دن ان کے گھر کے باہر شور ہوا تو گھر والے دیکھنے باہر نکلے تو پتہ چلا کہ مولوی امین کے ایک چہیتے شاگرد منشاء نے انہیں گولی مار دی ہے۔ شہید اس وقت خون میں لت پت سڑک پر پڑے تھے۔ فوراً ہسپتال لے جایا گیا جہاں اگلے روز آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ چاروں بیٹے مرزا اقدس بیگ، مرزا مظفر بیگ، مرزا وسیم بیگ اور مرزا طاہر بیگ اپنی والدہ کے ساتھ لاہور میں رہتے ہیں۔ مرزا اقدس بیگ شادی شدہ ہیں اور باقی تینوں غیر شادی شدہ ہیں۔ جبکہ بیٹیوں میں سے نصرت مبارک صاحبہ اہلیہ مبارک احمد خان جرمنی میں مقیم ہیں۔ بشریٰ جہانگیر صاحبہ اہلیہ مرزا جہانگیر بیگ صاحب فیصل آباد میں ہیں۔ رخسانہ نسیم صاحبہ اہلیہ مرزا نسیم بیگ صاحب راولپنڈی میں رہتی ہیں۔ چوتھی بیٹی نسرین اہلیہ مرزا محمود احمد صاحب۔ ان کے میاں زمینداره کرتے ہیں اور پانچویں ارسہ مرزا ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ اور یہ سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔

شہادت **سید قمرالحق صاحب شہید۔ سکھر** اور **راؤ خالد سلیمان صاحب شہید۔ کراچی۔** یہ کراچی والے دوست بھی سید قمرالحق صاحب کی حفاظت کی غرض سے بھیجے گئے تھے اور اسی دوران وہیں شہید ہو گئے تھے۔ خود احمدی ہوئے تھے۔ ان کے والد غیر احمدی تھے جو آخر تک غیر احمدی ہی رہے۔

آپ یعنی سید قمرالحق صاحب شہید مکرم حکیم سید عبدالہادی صاحب مونگھیری کے بیٹے

تھے۔ آپ چندور ضلع مونگھیر میں پیدا ہوئے۔ نو یا دس سال کی عمر میں قادیان آئے اور مڈل تک وہیں تعلیم حاصل کی۔ تقسیم ملک کے بعد ملتان سے میٹرک کیا جس کے بعد چھ سال تک مرکز سلسلہ ربوہ میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، دفتر وصیت اور دفتر خزانہ میں خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۵۶ء میں سکھر چلے گئے اور وہیں پرائیویٹ طور پر M.A. اور پھر B.T کر کے گورنمنٹ کامران ہائی سکول میں انگلش ٹیچر لگ گئے اور بوقت شہادت اسی ادارے میں ملازمت کر رہے تھے۔ آپ سید شمس الحق صاحب (مرحوم) کارکن دارالافتاء اور مکرم نجم الحق صاحب مرحوم امیر ضلع کے بھائی تھے۔

اوصاف حمیدہ: نوعمری ہی میں آپ نظام وصیت سے منسلک ہوگئے تھے۔ نماز روزہ کی بڑے خلوص سے پابندی کرتے تھے۔ بہت کم گو اور سنجیدہ مزاج تھے۔ سکھر میں قائمقام امیر اور زعیم انصاراللہ کے طور پر سلسلہ کی خدمات کی توفیق پائی۔

واقعہ شہادت: یکم رمضان المبارک مطابق ۱۱؍ مئی ۱۹۸۶ء کی صبح سات بجے آپ اپنے گھر سے سکول جانے کے لئے پیدل روانہ ہوئے۔ کراچی کے ایک نو مبائع خادم مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ رستہ میں منارہ روڈ کے چوک کے قریب پانچ نامعلوم افراد نے اچانک آپ پر خنجروں اور کلہاڑیوں سے حملہ کر دیا۔ مکرم خالد سلیمان صاحب کچھ دیر تک ان حملہ آوروں کے خلاف دفاع کرتے رہے۔ مگر حملہ آوروں نے پستول سے گولیاں چلا کر اور خنجروں اور کلہاڑیوں سے پے در پے وار کر کے دونوں کو شہید کر دیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ بوقتِ شہادت آپ کی عمر ۵۳ سال تھی۔ پولیس میں اس واقعہ کی رپورٹ درج کروائی گئی لیکن کوئی قاتل گرفتار نہیں کیا گیا۔ ۱۲؍ مئی ۱۹۸۶ء کی شام دونوں شہداء کے جنازے ربوہ لائے گئے جہاں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد شہداء کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

پسماندگان میں آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹا انوارالحق منیب غیر شادی شدہ ہیں اور آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ تین بیٹیوں میں سے بڑی سیدہ عطیہ سلطانہ صاحبہ مکرم مسرور مصطفیٰ صاحب کی اہلیہ ہیں اور لاہور میں رہتی ہیں۔ دوسری بیٹی تنویر قمر، مکرم مدثر احمد صاحب ملک کی اہلیہ ہیں اور کیلگری (کینیڈا) میں آباد ہیں۔ تیسری بیٹی ثمرین قمر ابھی غیر شادی شدہ ہیں اور والدہ کے ساتھ کراچی میں رہتی ہیں۔

مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنے والے تھے۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ شہادت سے دو تین سال پہلے بیعت کی لیکن اپنے اخلاص سے السابقون الاوّلون میں شمار ہونے لگے۔ کراچی میں ملازم تھے اور سکھر میں حالات کے پیش نظر مقامی جماعت کی امداد کے لئے رضاکارانہ طور پر آئے ہوئے تھے۔ آپ غیر شادی شدہ تھے اور کوئی اولاد پیچھے نہیں چھوڑی۔

شہادت **رخسانہ طارق صاحبہ شہیدہ۔ مردان۔** رخسانہ طارق صاحبہ ۹؍ جون ۱۹۸۶ء کو عید کے دن شہید کی گئیں۔ ان کے والد کا بیان ہے کہ ایک عجیب بات ہے جو میں نے رخسانہ میں دیکھی وہ شادی کے چند دن بعد ہی اپنا جہیز بانٹنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مجھ سے اجازت لے کر سارا سامان غریب لڑکیوں میں تقسیم کر دیا۔ پوچھنے پر کہنے لگیں کہ میں نے امی جان سے کہا تھا کہ مجھے صرف ایک چارپائی دے دیں۔ زندگی فانی ہے، اس کا کیا بھروسہ ہے؟۔ جتنی بھی غریبوں کی خدمت کرلوں مجھے راحت ہوتی ہے۔ ان کے میاں طارق صاحب بتاتے ہیں کہ غریبوں کی خدمت کر کے ان کے چہرے پر اتنی خوشی چمکتی تھی جیسے سورج نکل آیا ہو۔

عید کے دن رخسانہ نے عید پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا مگر طارق کے بڑے بھائی نے مخالفت کی اور ڈانٹ کر منع کر دیا مگر یہ نہ رکیں اور پرانے کپڑوں میں ہی عید کی نماز کے لئے چلی گئیں حالانکہ شادی کے بعد یہ ان کی پہلی عید تھی۔ عید کی نماز میں وہ بہت روئیں مگر گھر واپس آتے ہوئے بہت خوش تھیں۔ سب کے لئے ناشتہ تیار کیا۔ ان کے خاوند بتاتے ہیں کہ میں حیران تھا آج اتنی خوش کیوں ہیں؟۔ گھر میں سب کو خوشی سے ملیں۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ ان کے آخری لمحات ہیں۔ معلوم ہوتا ہے ان کو شہادت کی اطلاع مل چکی تھی۔ اتنے میں طارق کا بڑا بھائی آیا اور آتے ہی اس نے رخسانہ پر گولیوں کی بارش برسا دی۔ طارق کا بیان ہے کہ مجھے اکثر کہا کرتی تھیں کہ جب میں اللہ کو پیاری ہو جاؤں تو مجھے پہاڑوں کے دامن میں دفن کرنا۔ وہ ربوہ ہی کے پہاڑ تھے جہاں پر وہ بالآخر دفن کی گئیں۔ شہیدہ کا تعلق سرگودھا سے تھا۔ آپ مکرم مرزا خان محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپکے شوہر اپنے سسر مرزا خان محمد صاحب کے پاس سرگودھا ہی میں مقیم ہیں۔

شہادت **بابو محمد عبدالغفار صاحب شہید۔ حیدرآباد۔** یوم شہادت ۹؍ جولائی ۱۹۸۶ء۔ آپ ماسٹر خدا بخش صاحب کے ہاں کانپور (انڈیا) میں ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں ان کے والد صاحب نے تمام افراد خانہ سمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر شرفِ بیعت حاصل کیا۔ تقسیم ملک کے وقت آپ ہجرت کر کے حیدرآباد (سندھ) میں آکر آباد ہوگئے۔ پیشہ کے اعتبار سے آپ فوٹوگرافر تھے۔ قرآن کریم سے بہت محبت رکھتے تھے۔ بہت ملنسار، ہمیشہ جماعت کی خدمات پر کمربستہ۔ ایک لمبے عرصہ تک جماعت کی امارت آپ کے سپرد رہی۔ حیدرآباد میں آپ جماعت کی روح رواں تھے۔ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔

واقعہ شہادت: ۹؍ جولائی ۱۹۸۶ء بروز بدھ ایک بجے دوپہر اپنے شوروم میں کرسی پر بیٹھے تھے کہ ایک درندہ صفت مُلّاں آپ کی دکان میں داخل ہوا اور اس نے آپ پر چھری سے پے در پے وار کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ آپ کے ہاتھوں کے نشانات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ آپ نے آخری وقت تک حملہ آور کا مقابلہ کیا۔ اس وقت آپ کا صرف ایک ملازم دکان پر موجود تھا مگر ڈارک روم (Dark Room) میں تصویریں بنا رہا تھا۔ وہ جب کام سے فارغ ہو کر باہر نکلا تو اس نے شور مچایا۔ لوگ جمع ہوگئے، فون کئے گئے اور آپ کو اسی وقت ہسپتال لے جایا گیا لیکن راستہ ہی میں آپ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اللہ کو پیارے تو پہلے ہی تھے مگر راستہ ہی میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔

پسماندگان: مکرم ذوالفقار احمد صاحب قریشی گزشتہ چالیس سال سے یہاں لندن میں مقیم ہیں۔ آگے ان کے بچوں کی بھی شادیاں ہو چکی ہیں۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد افضل صاحب کراچی میں ہیں۔ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالباسط صدیقی صاحب حیدرآباد میں ہیں۔ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا الطاف احمد صاحب واہ کینٹ میں ہیں۔ مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم وحید احمد صاحب بھی شادی شدہ ہیں اور جرمنی میں ہیں اور اپنے حلقہ کی لجنہ کی صدر ہیں۔ مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ظہورالحسن صاحب مرحوم بھی اپنے بچوں کے ساتھ جرمنی میں آباد ہیں۔ بابو صاحب کے سب بچے خدا کے فضل سے دینی اور دنیوی نعمتوں سے متمتع ہیں۔

غلام ظہیر احمد صاحب۔ سوہاوہ ضلع جہلم۔ آپ سوہاوہ ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔

واقعہ شہادت: ۲۵؍ فروری ۱۹۸۷ء کی رات کو آپ بجلی درست کروانے جا رہے تھے کہ احمدیت کی مخالفت کے باعث بعض نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

ورثاء: شہید مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا پسماندگان میں چھوڑے۔ بیٹا مرحوم کی شہادت سے چھ ماہ بعد پیدا ہوا۔ سب بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ نادیہ ظہیر، راشدہ ظہیر، بشریٰ ظہیر، احسن ظہیر اپنی والدہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ شہید مرحوم کی بیوہ نے ان کے بڑے بھائی سے بعد میں شادی کرلی تھی۔

ڈاکٹر منور احمد صاحب شہید۔ سکرنڈ۔ تاریخ شہادت ۱۴؍ مئی ۱۹۸۹ء۔ ڈاکٹر منور احمد صاحب کے والد چودھری بشیر احمد صاحب اٹھوال تحصیل و ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی پیدائش ۱۹۵۷ء میں چک نمبر ۳۱۸ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا آغاز ڈاکٹر صاحب کے پڑدادا نواب ولد زمیندار کے ذریعہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم سکرنڈ ضلع نوابشاہ میں حاصل کی جہاں آپ کے والد بسلسلہ روزگار مقیم تھے۔ میٹرک کے بعد آپ نے طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ لیا جہاں سے فاضل الطب والجراحۃ کا امتحان پاس کرنے کے بعد سکرنڈ میں پریکٹس شروع کر دی۔ ۱۹۸۴ء میں آپ کی شادی سکرنڈ کے موجودہ صدر صاحب چودھری فرزند علی صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب کی شہادت سے قبل آپ کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ میری سونے کی چوڑیوں میں سے ایک چوڑی ٹوٹ کر گر گئی ہے اور ساتھ ہی بہت ہجوم ہے اور عورتیں باری باری میرے گلے لگ کر رو رہی ہیں لیکن میں سمجھ نہ سکی کہ وہ کیوں رو رہی ہیں۔ صبح اٹھ کر پریشان رہی، صدقہ بھی دیا مگر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جسم سے جان نکل گئی ہو۔ ڈاکٹر صاحب شہید کو خواب سنائی تو کہنے لگے اللہ پر بھروسہ رکھو۔ جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آئے گی۔ معلوم ہوتا ہے وہ اس خواب کی تعبیر صحیح سمجھ چکے تھے۔ بہت بہادر انسان تھے کہا کرتے تھے کہ شہادتیں کسی کسی کو نصیب ہوا کرتی ہیں۔ یہ نصیبوں والوں کا حصہ ہے، کاش یہ رتبہ مجھے نصیب ہو۔

سکرنڈ کے حالات زیادہ خراب ہوئے تو بیوی سے کہنے لگے کہ ربوہ چلی جاؤ مگر وہ نہ مانی اور کہا کہ آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ شہادت کے دن کلینک میں دو آدمی آئے اور گولیاں برسا کر آپ کو وہیں شہید کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کمپوڈر گھر روتا ہوا آیا اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کو کسی نے گولی ماردی ہے۔ بہت ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ غم کا پہاڑ تھا جو اہل خانہ پر ٹوٹ پڑا۔ بچے کہتے تھے کہ ابو کو کس نے مارا ہے اور کیوں مارا ہے؟۔ ایک بچہ کہتا کہ میں اُن کو گولی مار دوں گا۔ دوسرا کہتا کہ وہاں اور لوگ

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

بھی تو تھے انہوں نے ہمارے ابا ہی کو کیوں مارا۔ چھوٹے بچے تھے۔ اتنے چھوٹے تھے کہ ان باتوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔

آپ کی بیوہ مکرمہ تنویر کوثر صاحبہ چاروں بچوں کے ساتھ اس وقت بیوت الحمد ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:۔ منصورہ فرحت عمر پندرہ سال اور میٹرک میں زیر تعلیم ہے۔ عدیل منور کی عمر تیرہ سال ہے اور آٹھویں میں زیر تعلیم ہے۔ بیٹے وقاص احمد منور کی عمر بارہ سال ہے وہ ساتویں میں زیر تعلیم ہے۔ بیٹا توصیف احمد منور جو ڈاکٹر صاحب کی شہادت کے بعد پیدا ہوا تھا، اس کی عمر قریباً گیارہ سال ہے اور وہ چھٹی جماعت میں پڑھتا ہے۔ اللہ ان سب کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔

نذیر احمد صاحب ساقی شہید۔ چک سکندر ضلع گجرات۔ رفیق احمد صاحب ثاقب شہید۔ چک سکندر ضلع گجرات، اور عزیزہ نبیلہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب ۔ چک سکندر ضلع گجرات۔ ان تینوں کی شہادت کا واقعہ یہ ہے کہ مکرم نذیر احمد صاحب ساقی ۱۹۵۳ء میں مکرم محمود احمد صاحب کے ہاں چک سکندر ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے پڑدادا مکرم ڈلّا خان صاحب اور دادا مکرم کالے خان صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اس وقت بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے جب آپ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے ہوئے تھے۔ رضوان اللہ علیھم۔ آپ فوج میں ملازم تھے اور اچھے کھلاڑی اور باکسر تھے۔ فوج سے آپ کی ریٹائرمنٹ اس وجہ سے ہوئی کہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے خلاف کسی کو باتیں کرتے ہوئے سُن کر آپ برداشت نہ کر سکے اور اسے مکّا مارا جس سے وہ وہیں مر گیا۔ یہ جو واقعہ ہے حضرت موسیٰ کے مکہ مارنے والے واقعہ کی یاد دلاتا ہے۔ ان کو گرفتار کر لیا گیا اور کورٹ مارشل بھی ہوا لیکن پھر معجزانہ طور پر آپ کو بے قصور قرار دے کر بمع مراعات پنشن وغیرہ دے کر ریٹائرڈ کر دیا گیا۔ اصل میں شہادت ان کے مقدر میں تھی اس لئے یہ سارا سلوک ان سے کیا گیا۔

دوسرے شہید **مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب** ۱۹۵۲ء میں چک سکندر ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خان محمد صاحب اور والدہ کا نام فتح بیگم صاحبہ تھا۔ شہید مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے پڑدادا مکرم محمد بوٹا صاحب اور دادا مکرم محمد بخش صاحب کو بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر حضورؑ کے سفر جہلم کے دوران بیعت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ آپ فوج میں ملازم تھے اور شہادت کے وقت رخصت پر گاؤں آئے ہوئے تھے۔

نبیلہ شہید مکرم مشتاق احمد صاحب کے ہاں چک سکندر ضلع گجرات میں پیدا ہوئیں اور دس سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش کر کے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

ان سب کی شہادت ۱۶ر جولائی ۱۹۸۹ء کو ہوئی جب مخالفینِ احمدیت نے چک سکندر پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ کے دوران احمدیوں کے قریباً ۶۴ مکانات جلائے گئے اور کھلے بندوں لوٹ مار کی گئی۔

مکرم نذیر احمد صاحب ساقی شہید نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے۔ دو بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے اور باقی بچے نذیر شہید کی والدہ محترمہ کے زیر کفالت ہیں۔

دوسرے شہید مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب شہید نے اپنے پیچھے چھ بیٹیاں، دو بیٹے اور ایک بیوہ سوگوار چھوڑے جو اس وقت ربوہ میں مقیم ہیں۔

شہادت **مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر جدران صاحب**۔ تاریخ شہادت ۲ر اگست ۱۹۸۹ء۔ آپ حضرت مولوی رحیم بخش صاحبؓ آف تلونڈی جھنگلاں اور حضرت برکت بی بی صاحبہؓ کے ہاں ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹری کا کورس پاس کیا اور کچھ عرصہ بطور واقفِ زندگی ناصر آباد اسٹیٹ کی ڈسپنسری میں خدمت بجالاتے رہے۔ اس کے بعد پہلے اپنے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب شہید کے پاس نوابشاہ رہے اور پھر قاضی احمد ضلع نوابشاہ میں اپنا کلینک کھول لیا۔ بوقت شہادت قاضی احمد کی جماعت کے صدر تھے۔

۱۹۸۴ء میں جب حالات خراب ہوئے تو ان کو کئی دفعہ دھمکی آمیز خطوط آئے کہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے لیکن آپ کو ان دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ تھی بلکہ نماز تہجد میں شہادت کی دعا مانگا کرتے تھے۔ ایک روز ایک شخص اپنے آپ کو مریض ظاہر کر کے دوکان میں آیا اور اس نے آتے ہی کئی فائر کئے اور ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت شہادت کا رتبہ پالیا۔ آپ آبِ زمزم سے دھلے ہوئے دو کفن مکہ سے لائے تھے۔ آپ کی خواہش تھی کہ انہی میں آپ کو دفنایا جائے۔ اصولاً تو شہید کو کفن نہیں دیا جاتا اپنے انہی کپڑوں میں مدفون ہوتا ہے جن میں خون میں لت پت وہ شہید ہوتا ہے لیکن ان کی خواہش تھی کہ ان کو مکہ والا کفن دیا جائے۔ اس کا سبب اللہ نے یہ بنا دیا کہ پولیس نے وہ کپڑے اپنے قبضے میں لے لئے جن کپڑوں میں شہید ہوئے تھے اور باوجود اصرار کے ان کو واپس نہ کیا۔ نتیجۃً ان کو اسی مکہ والے کفن میں جو آبِ زمزم میں دھلا کر اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اسی میں دفن کیا گیا۔

شہید مرحوم نے اپنی بیوہ غلام فاطمہ بی بی صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی پسماندگان میں چھوڑے۔ محمد عبدالسمیع جدران صاحب شادی شدہ ہیں اور امریکہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالحلیم جدران صاحب اسلام آباد (پاکستان) میں اسسٹنٹ چیف منسٹری آف فنانس میں کام کرتے ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ عبدالرفیق جدران صاحب M.Sc نصرت جہاں سکیم کے تحت تیرہ سال بطور وقف مغربی افریقہ میں کام کرتے رہے آج کل کینیڈا میں مقیم ہیں۔ امۃ اللہ خانم صاحبہ شادی شدہ ہیں اور نوابشاہ میں رہ رہی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمومن جدران صاحب شادی شدہ ہیں۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۶ء تک وقف کیا اور اب بسلسلہ تعلیم خود تو آئرلینڈ میں ہیں اور ان کی بیگم طاہرہ مومن اور بچے یہاں لندن میں مقیم ہیں۔

ضلع نوابشاہ کا وہ بااثر زمیندار جو کہ پیر بیر والے کا مرید تھا اور جس کی ایماء پر ہی اس علاقہ کے اکثر احمدی ڈاکٹروں کی شہادتیں ہوئیں، اس کی موت اپنے اندر ایک عبرت کا نشان رکھتی ہے۔ اس کے جوان بیٹے نے گھر والوں سے باہمی مشورہ کے بعد اپنے باپ کو رات سوتے میں گولی ماری۔ گولی لگنے کے بعد وہ ذرا سا اٹھا تو اس کی بیوی اور بچوں نے سمجھا کہ اس کو گولی نہیں لگی اور اگر یہ بچ گیا تو ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ چنانچہ اس کی بیوی، بیٹیوں اور بیٹے نے مل کر اس کا گلا دبانا شروع کیا اور اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کی موت کا یقین نہیں ہو گیا۔

ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب شہید ۔ قاضی احمد (ضلع نوابشاہ)۔ یوم شہادت ۲۸ر ستمبر ۱۹۸۹ء۔ آپ ڈاکٹر عبدالقدیر جدران کے بڑے بھائی تھے۔ تقسیم ملک کے بعد سندھ میں آکر آباد ہوئے اور شہادت کے وقت قاضی احمد ضلع نوابشاہ میں رہائش پذیر تھے۔

واقعہ شہادت: ۲۸ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو آپ حسب معمول اپنے کلینک میں کام کر رہے تھے کہ ایک مریض کو دیکھنے کے لئے جانا پڑا۔ مریض دیکھ کر واپس آرہے تھے کہ راستہ میں تین افراد میں سے ایک نے آپ کی کمر کے ساتھ پستول رکھ کر فائر کر دیا۔ آپ گر گئے۔ لوگوں نے آپ کو اٹھایا اور ایدھی ٹرسٹ کی ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال لے گئے لیکن آپ راستہ ہی میں دم توڑ گئے۔ کسی دوست نے جو آپ کو پہچانتا تھا آپ کے گھر ٹیلیفون کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شہید مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے: امۃ القدوس صاحبہ شادی شدہ ہیں اور لاہور میں رہتی ہیں۔ عبدالقیوم صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ شادی شدہ ہیں، نوابشاہ میں مقیم ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالشکور صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ شادی شدہ ہیں، نوابشاہ میں مقیم ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالماجد صاحب شادی شدہ ہیں اور کراچی میں ملازمت کرتے ہیں۔ امۃ الصبور صاحبہ ایم۔ اے اہلیہ مرزا حفیظ احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ میں رہتی ہیں۔ سب بچے اللہ کے فضل سے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال ہیں۔

شہادت **مبشر احمد صاحب شہید۔ تیماپور، کرناٹک (بھارت)**۔ یوم شہادت ۳۰ر جون ۱۹۹۰ء۔ جماعت احمدیہ عالمگیر نے جب صد سالہ جشن کی تقریبات منائیں تو تیماپور کی جماعت نے بھی شایانِ شان پروگرام بنایا۔ اس سے وہاں کے شرپسند غیر احمدیوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور شرارتیں کرنے لگے۔ ۲۹ر جون ۱۹۹۰ء کو ایک احمدی خاتون کی وفات پر جنازہ کو اٹھانے کے لئے مقامی مسجد کی انتظامیہ سے ڈولا مانگا گیا تو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ وہاں رواج یہ ہے کہ وفات شدگان کو ڈولے میں ڈال کر لے جایا جاتا ہے۔ ہر ملک کے اپنے اپنے رواج ہوتے ہیں وہاں کا یہی رواج ہے جس پر سب احمدی اور غیر احمدی برابر عمل کرتے ہیں۔ وہاں کے مقامی رواج کے مطابق جنازہ کو قبرستان تک پہنچانے کے لئے چارپائی کی جگہ ڈولا استعمال کیا جاتا ہے۔

اگلے دن ۳۰ر جون کو پولیس انسپکٹر کی موجودگی میں دوبارہ مطالبہ کیا گیا تو نہ صرف یہ کہ انکار کر دیا گیا بلکہ پہلے سے تیار شدہ منصوبہ کے مطابق اُن چند احمدیوں پر جو ڈولا حاصل کرنے کے لئے گئے تھے، ایک جمِ غفیر نے لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں چند احمدی سخت زخمی ہو گئے جن میں سے مکرم مبشر احمد صاحب نائنڈ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کے پسماندگان وغیرہ کے متعلق کوئی دوسری خبر نہیں ملی۔ اب اس خطبہ کو سننے کے بعد شاید اطلاعیں آجائیں مگر ان کا اب دوبارہ کسی خطبے میں ذکر نہیں ہو سکتا۔ یہ ریکارڈ میں چلی جائیں گی۔

نصیر احمد علوی صاحب شہید دوڑ ضلع نوابشاہ۔ تاریخ شہادت ۱۷ر نومبر ۱۹۹۰ء۔ نصیر احمد علوی شہید کے والد صاحب جو دوڑ ضلع نوابشاہ کے رہنے والے تھے خود احمدی ہوئے تھے، نہایت مخلص اور فدائی تھے۔ یہ آپ ہی کی نیک تربیت کا نتیجہ تھا کہ نصیر احمد علوی دوسروں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں سرگرداں رہتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ اگر میں دن میں دو چار آدمیوں کو تبلیغ نہ کرلوں تو میرا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے دن بدن متعصّب لوگ آپ کی مخالفت میں بڑھتے رہے۔ ایک دو دفعہ دھمکی بھی ملی کہ اگر تبلیغ سے باز نہ آئے تو آپ کو مار دیا جائے گا لیکن آپ نے اس دھمکی کی کوئی پرواہ نہ کی اور دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔

۱۷/نومبر ۱۹۹۰ء کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات دو بجے تین آدمی آپ کے گھر آئے۔ ان میں سے دو تو دیوار پھلانگ کر اندر آگئے اور ایک دیوار پر کھڑا رہا۔ گھر کے اندر داخل ہونے والے دو افراد میں سے ایک نے آپ کے منہ پر تکیہ رکھا اور دوسرے نے آپ کے دل کے بالکل قریب فائر کیا۔ آپ کی اہلیہ فائر کی آواز سن کر جاگ اٹھیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ ایک آدمی آپ پر جھکا ہوا ہے۔ اہلیہ نے اس کو پیچھے سے پکڑنا چاہا تو اس نے کہنی مار کر انہیں نیچے گرادیا اور دیوار پھلانگ کر بھاگ گیا۔ اہلیہ نے جب آپ کے اوپر سے کپڑا ہٹایا تو زندگی کی رمق ابھی باقی تھی۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا لیکن رستہ ہی میں آپ شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

آپ نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی فرحت نصیر صاحبہ سمبڑیال میں بیاہی ہوئی ہیں۔ دوسری بیٹی انیقہ چودھری صاحبہ ہومیوپیتھی کے کورس میں پورے ملک میں اوّل رہیں۔ ان کا نکاح ٹورانٹو کے صفدر حسین واجد سے ہوچکا ہے لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔ تینوں بیٹے احسان الحق علوی، انعام الحق علوی اور انوار الحق علوی ابھی زیر تعلیم ہیں۔

محمد اشرف صاحب شہید جلہن ضلع گوجرانوالہ۔ یوم شہادت ۱۶/دسمبر ۱۹۹۲ء۔ محمد اشرف صاحب آف جلہن ضلع گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء میں خود احمدی ہوئے اور بہت جلد جلد ترقی کی۔ مجھے لکھا کرتے تھے کہ میں تو ہر وقت جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں سوائے بیوی بچوں کے کوئی میرا نہیں رہا۔ ان پر ۱۶/دسمبر ۱۹۹۲ء کی رات کو حملہ کیا گیا۔ حملہ آوروں نے دھوکہ سے ان کا اعتماد حاصل کیا۔ رات ان کے پاس ٹھہرے۔ کھانا کھایا اور پھر سوتے میں اُن کے سر اور چہرے پر پستول سے فائر کر کے شہید کردیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان کی اہلیہ نے اپنے بیٹے کو ساتھ کے گاؤں اطلاع دینے کے لئے بھجوایا تو سب خبر سن کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے مگر خدا کی راہ میں جان دینے والے اس دوست کے بیٹے نے ان کو تسلیاں دیں کہ میرا باپ نیک انجام کو پہنچا ہے۔ میری والدہ بھی خوش ہیں اور راضی ہیں۔

شہید مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چھ بیٹے چھوڑے جو سب ابھی زیر تعلیم ہیں۔ بچوں کے اسماء یہ ہیں:- اشتیاق احمد صاحب۔ اعجاز احمد صاحب۔ افتخار احمد صاحب۔ شہزاد احمد صاحب۔ طاہر احمد صاحب۔ خرم شہزاد صاحب۔ صالحہ اشرف صاحبہ اور سعیدہ اشرف صاحبہ۔

رانا ریاض احمد صاحب شہید ۔ لاہور ۔ تاریخ شہادت ۵/ فروری ۱۹۹۴ء۔ آپ ۱۵/ مارچ ۱۹۵۴ء کو مکرم رانا عبدالستار صاحب کے ہاں ضلع وہاڑی کے گاؤں 285-E.B میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد بلڈنگ میٹیریل کا کاروبار شروع کیا۔ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت چودھری غلام قادر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف لنگری ضلع جالندھر کا داماد بننے کا شرف نصیب ہوا۔

واقعہ شہادت:- ۲/ فروری ۱۹۹۴ء کی سہ پہر تین بجے دس معاندینِ احمدیت نے شہید مرحوم کے والد مکرم رانا عبدالستار صاحب جو ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے پر حملہ کیا اور زدوکوب کرنے کے بعد انہیں اغواء کرنے کی کوشش کی۔ اسی اثنا میں رانا ریاض احمد صاحب گھر سے باہر آئے اور والد صاحب کو بچانے کی کوشش کی تو ایک بدبخت نے بالکل قریب سے ان پر فائر کیا جو پیشانی پر لگا اور آپ وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ دو دن زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ۵/ فروری ۱۹۹۴ء کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اور موت پر ہمیشہ کی زندگی فتح یاب ہوئی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۳۹ سال تھی۔ آپ کی شہادت کے صرف چار ماہ بعد آپ کی اہلیہ بھی وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں خدا کے فضل سے بقیدِ حیات ہیں اور ابھی زیر تعلیم ہیں۔ دو بیٹے وقفِ نو کی تحریک میں بھی شامل ہیں۔ شہید مرحوم اپنے بھائیوں اور بہنوں میں سب سے بڑے تھے۔ ان کے پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی رانا ارسال احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور ان دنوں جامعہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قابل انسان ہیں۔

احمد نصراللہ صاحب شہید ۔ لاہور۔ تاریخ شہادت ۵/ فروری ۱۹۹۴ء۔

آپ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ساکن آسٹریلیا کے صاحبزادے اور حضرت چودھری سر محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ اپنی والدہ مکرمہ اَمۃ الحئی صاحبہ اہلیہ چودھری حمید نصراللہ صاحب امیر ضلع لاہور کے پاس لاہور میں رہتے تھے۔ آپ انتہائی نیک نفس، سادہ اور پروقار طبیعت کے مالک تھے۔ بچپن سے ہی تہجد گزار تھے۔ خدا کے فضل سے موصی بھی تھے اور ہر مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

۵/ فروری ۱۹۹۴ء کو آپ اپنی رہائش گاہ پر آرام کر رہے تھے کہ بعض نامعلوم حملہ آوروں نے کمرہ میں گھس کر آپ کے سر پر آہنی سریہ مار مار کر آپ کو شہید کردیا اور جاتی دفعہ دروازہ کو باہر سے مقفل کر گئے۔ اگلے دن شام کے وقت آپ کی شہادت کا علم ہوا۔ ۷/ فروری کو ربوہ میں عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ یہ سمجھ نہیں آئی کہ موصی تھے تو عام قبرستان میں کیوں تدفین ہوئی۔ یہ معلوم کرنا چاہئے نظام وصیت سے۔ اس وقت تو مجبوری ہوگی پولیس کی کہ بعض دفعہ نعش کو دیکھنے کے لئے دوبارہ نکالا جاتا ہے مگر بعد میں تو ان کی نعش، ان کے تابوت کو بہشتی مقبرے میں منتقل کردینا چاہئے۔

وسیم احمد بٹ صاحب شہید۔ سمن آباد ضلع فیصل آباد۔ اور **حفیظ احمد بٹ صاحب شہید۔ فیصل آباد**۔ تاریخ شہادت ۳۰/اگست ۱۹۹۴ء۔

مکرم وسیم احمد صاحب بٹ ۱۹۶۹ء میں مکرم محمد رمضان بٹ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے اور مڈل تک تعلیم حاصل کی اور پھر پاورلومز کا کام کرنے لگے۔ جماعت سے بہت لگاؤ رکھتے تھے اور دعوت الی اللہ میں خوب حصہ لیتے تھے۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور چندہ میں بھی بہت باقاعدہ تھے۔ غریب پرور تھے۔

واقعہ شہادت:- ۳۰/ اگست ۱۹۹۴ء کو ایک شخص مشتاق اور اس کے ساتھی حملہ آوروں نے آپ پر اور آپ کے بھائیوں پر رائفلوں سے گولیاں برسائیں، جن میں سے ایک گولی آپ کے دل پر اور دوسری بائیں ٹانگ پر لگی اور آپ موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 25 سال تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔

اس حملہ میں آپ کے بڑے بھائی محمد امین بٹ اور دو چچازاد بھائی حفیظ احمد صاحب بٹ اور اختر کریم صاحب بٹ بھی شدید زخمی ہوئے جن میں سے حفیظ بٹ صاحب ابن اللہ رکھا بٹ صاحب نے الائیڈ ہسپتال پہنچ کر دم توڑدیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دونوں کی تدفین ۳۱/اگست ۱۹۹۴ء کو ربوہ کے قبرستان عام میں ہوئی۔

حفیظ بٹ شہید ایک ہمدرد، ملنسار اور مخلص احمدی تھے اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ نماز باجماعت کے علاوہ تہجد بھی ادا کیا کرتے تھے اور چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھے۔ بوقت شہادت عمر اٹھارہ سال تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں آپ کے والدین، چھ بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ چار بھائیوں اور تین بہنوں کی شادیاں ہوچکی ہیں اور دو بھائی ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔

شہادت **پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر صاحب شہید۔ اسلام آباد (پاکستان)**۔ تاریخ شہادت ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر شہید ۱۹۵۲ء میں ڈاکٹر سید محمد جی احمدی اور سیدہ امۃ الوحید صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت سید محمد شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ یعنی پروفیسر ڈاکٹر نسیم صاحب بچپن سے ہی غیر معمولی ذہین تھے اور خدا کے فضل سے مڈل سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی۔ تک مسلسل تعلیمی وظائف حاصل کرتے رہے۔

پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے وارسا ٹیکنیکل یونیورسٹی پولینڈ میں داخل ہوئے اور ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد ۱۹۸۰ء میں واپس آئے۔ پولینڈ میں قیام کے دوران آپ نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے ادارے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس سے رابطہ رکھا اور ان کے مختصر کورسز میں داخلہ لیا۔ اسی دوران سویڈن، جرمنی اور اٹلی کی کئی اور اہم یونیورسٹیوں سے بھی آپ کا رابطہ ہوگیا۔ چنانچہ آپ تقریباً ہر سال کسی نہ کسی بین الاقوامی یونیورسٹی میں وزیٹنگ پروفیسر کے طور پر جاتے رہے۔

ٹیکنیکل یونیورسٹی برلن میں تقریباً ایک سال گزارا اور پھر اس یونیورسٹی سے اپنے قریبی روابط کی بنا پر Defects in Semi-conductor Materials اور High Temperature Super Conductivity کے میدان میں ایسی اعلیٰ اور قابل قدر ریسرچ کی کہ برلن کی ٹیکنیکل یونیورسٹی نے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں آپ کی نگرانی میں Semi-conductor Materials پر مزید تحقیق کے لئے ایک شعبہ کھولنے کی منظوری دے دی۔ اس سلسلے میں تمام انتظامات مکمل تھے اور جرمنی سے اہم سائنسی آلات کی درآمد شروع ہونے والی تھی کہ آپ کی شہادت ہوگئی۔

آپ نے F.Sc. سے لے کر M.Sc. تک کا طالبعلمی کا زمانہ راولپنڈی میں ایک مستعد متحرک خادم کے طور پر گزارا اور مختلف شعبوں کے ناظم رہے۔

واقعہ شہادت:- ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء، رات ساڑھے دس بجے آپ نے گھنٹی بجنے پر اپنے گھر کا دروازہ کھولا تو چہرے پر نقاب اوڑھے ہوئے ایک شخص نے گھر کے دروازے کے عین سامنے آپ پر کلاشنکوف کے دو فائر کئے۔ ایک دل پر لگا اور دوسرا گردن پر۔ دونوں گولیاں جسم سے پار ہو کر پیچھے دیوار پر لگیں جن سے سخت کنکریٹ کا پلستر بھی اکھڑ گیا۔ قاتل فوری طور پر دیوار پھلانگ کر عقبی جنگل میں فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اس حادثہ کی عینی شاہد آپ کی اہلیہ مکرمہ تمکین بابر صاحبہ کے بیان کے مطابق قاتل چھ فٹ قد کا ایک تنومند شخص تھا جس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی، چہرے پر نقاب تھا جس میں سے صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں۔ اس کے پاس اسلحہ تھا جو اس نے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی آپ پر تان رکھا تھا۔ اُس نے کوئی آواز نہ نکالی نہ بات کی، بس چشم زدن میں فائر کرکے فرار ہوگیا۔

آپ کی اہلیہ کے شور مچانے پر ایک ہمسایہ پروفیسر پرویز ہود بھائی دوڑے آئے اور اپنی کار میں ڈاکٹر نسیم بابر کو ڈال کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے لیکن راستے ہی میں روح قفس عنصری سے

پرواز کر گئی۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے۔ تینوں بچے ریما بابر، سقراط بابر اور جبران بابر ابھی زیر تعلیم ہیں اور آجکل اپنی والدہ کے ہمراہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ آپ کی ایک بہن مکرمہ روبینہ ہاشمی صاحبہ یہاں لندن میں رہتی ہیں اور مکرم خاور ہاشمی صاحب کی اہلیہ ہیں۔ آپ کی خالہ محترمہ طاہرہ وںڈرمین صاحبہ بھی یو کے جماعت کی ایک مخلص اور مستعد خاتون ہیں اور بڑی محنت سے انگلش ڈاک کا کام کرتی ہیں۔

آپ کی شہادت پر جرمنی کے سفیر کے علاوہ قائداعظم یونیورسٹی کے مختلف پروفیسرز اور دیگر شخصیات نیز ملکی اخبارات "دی نیوز" راولپنڈی، ہفت روزہ Pulse اسلام آباد، "دی مسلم" اسلام آباد نے ملائیت اور مذہبی تعصب کو جتنا بھی وہ برا بھلا کہہ سکتے تھے، کہا اور آپ کی وفات پر آپ کے پسماندگان سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

یہ مختصر ذکر ہے اس شہادت کا۔ اس کے بعد اگلے خطبہ سے انشاءاللہ باقی شہداء کا ذکر شروع کیا جائے گا۔

بقیہ: افتتاحی خطاب از صفحہ نمبر ۲

اسے غنیمت سمجھیں"۔

پھر فرمایا: "یہ ایام پھر نہ ملیں گے اور یہ کہانیاں رہ جائیں گی"۔

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۸۹۹ء کی ایک پر درد دعا حضور نے پیش فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں: "اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر قدوس حی و قیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیری قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھاتا ہے۔ تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا ہے مگر اے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دلآزار باتوں سے مجھے ستایا گیا۔ سوائے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو۔ اور وہ تجھے پہچانیں.......... اور دنیا میں تیرا اجلال چمکے اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھائی دے جو کہ ایک لحہ میں ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں۔ لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے۔ بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں.......... میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے اس لئے میری روح تیرے نام سے اچھلتی ہے جیسے کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔ اس لئے نہ میں نے بلکہ میری روح نے اس بات پر زور دیا کہ میں یہ دعا کروں کہ اگر میں تیرے حضور سچا ہوں تو.......... میرے لئے کوئی اور نشان دکھا اور اپنے اس بندے کے لئے کوئی اور گواہی دے۔ جس کو زمانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر .... اور میری روح دیکھ رہی ہے کہ خدا میری سنے گا"۔ (اشتہار ۵/نومبر ۱۸۹۹ء)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس آخری اقتباس کے ساتھ آیئے ہم سب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں ہاتھ اٹھائیں اور ہماری روح بھی اس طرح خدا کے حضور بے چین ہو کر اچھلے جس طرح بچہ اپنی ماں کے دودھ کے لئے اچھلتا ہے اور اسی بے قراری کے ساتھ ہمارے دل سے دعائیں بلند ہوں اور رب العزت ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی۔

بقیہ: توہین رسالت کے مقدمات از صفحہ ۱۳

پیش کر کے مکرم ظفر احمد تنولی اور مکرم رفیع احمد تنولی پر الزام لگایا کہ جب دونوں مذکورہ لڑکے روس میں داخلہ کے متعلق انگریزی زبان میں ایک اشتہار جو دیوار پر چسپاں تھا اور جس کے نیچے رفیع احمد تنولی اور ظفر احمد تنولی بنگلہ نمبر ۷۷ اقبال روڈ سکندر آباد کے نام ثبت تھے کو پڑھ کر ان دونوں کے گھر گئے تو دونوں نے انہیں روس میں داخلہ کے متعلق معلومات فراہم کیں مگر اس کے ساتھ ہی انہیں ترغیب دے کر دو پمفلٹ "ایک غلطی کا ازالہ" اور "ستارہ قیصریہ" بھی دیئے اور کہا کہ روس میں ان کو پڑھنے کی ضرورت ہو گی۔ اس پر دونوں لڑکے وہ پمفلٹ لے کر مولوی شمس الرحمٰن خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد کے پاس گئے جس نے انہیں بتایا کہ یہ قادیانی لٹریچر ہے جو خلاف قانون ہے۔

درخواست میں کہا گیا کہ عبدالجلیل ولد خوشحال خان اور منظور قادر ولد مظہر الٰہی کے بیانات اور پمفلٹوں کو دیکھ کر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ظفر احمد تنولی اور رفیع احمد تنولی اپنے مذہب کی تشہیر کے لئے لوگوں کو ترغیب دے کر اور گھر بلا کر روس بھجوانے کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پولیس نے اشتہار اور پمفلٹ اپنے قبضہ میں لے لئے اور عبدالجلیل اور منظور قادر کے بیانات قلمبند کئے۔ مورخہ ۲۳/ستمبر ۱۹۹۴ء کو وقار گل نے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے روبرو ایک درخواست دے کر استدعا کی کہ ڈی ایس پی ایبٹ آباد کو ان دو احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی ہدایت کی جائے۔

چنانچہ اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے رپورٹ طلب کرنے پر پولیس نے حالات و واقعات پر مبنی رپورٹ مرتب کر کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس کو بھجوائی جس پر اس نے احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا حکم جاری کیا اور اس طرح مقدمہ درج کیا گیا۔ مگر ۶/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو معلوم ہوا کہ پولیس نے اس مقدمہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعات 298/A اور 295/C کا اضافہ کر دیا ہے۔

☆......☆......☆

منتخب قرآنی آیات کا سندھی زبان میں ترجمہ کرنے پر توہین رسالت کا مقدمہ

مولوی احمد میاں حمادی ولد مولوی محمود حسین کنوینر ایکشن کمیٹی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ساڑھے بارہ بجے دن تھانہ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں زیر دفعات 295/A، 295/C اور 298/C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ نمبر ۱۵۰ قرآن مجید کی منتخب آیات کا سندھی زبان میں ترجمہ کرنے پر مندرجہ ذیل احباب کے خلاف درج کروایا:

(۱) پروفیسر عبدالقادر ڈاہری ہاؤسنگ سوسائٹی نواب شاہ۔

(۲) غوث بخش شیخ c/o ضیاءالاسلام پریس ربوہ۔

(۳) (حضرت) مرزا طاہر احمد ربوہ حال لندن۔

(۴) انچارج ضیاءالاسلام پریس۔

مولوی حمادی نے تحریری درخواست میں لکھا کہ مورخہ ۹/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ساڑھے نو بجے صبح جب میں اپنے دفتر پہنچا اور تالا کھول کر اندر داخل ہوا تو مجھے خاکی رنگ کا ایک لفافہ جو ڈاک کے ذریعہ آیا تھا اور جس پر میرا نام لکھا ہوا تھا ملا۔ اس میں ایک کتابچہ "منتخب آیات قرآنی کا سندھی زبان میں ترجمہ" تھا۔ جب میں اس کو پڑھ رہا تھا اس وقت خیر محمد اور حاجی قادرداد بھی وہاں آگئے۔ یہ کتابچہ پروفیسر عبدالقادر ڈاہری کا ترجمہ شدہ ہے اور غوث بخش شیخ نے اس کی نظر ثانی کی ہے۔ اس میں مرزا طاہر احمد ربوہ جھنگ حال لندن بھی شریک ہیں۔ یہ کتابچہ ضیاءالاسلام پریس ربوہ نے شائع کیا ہے۔

اس کتابچے کے ٹائٹل پر بسم اللہ اور الحمد شریف شائع کئے گئے ہیں جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/B کے تحت جرم ہے۔ اور "محمد رسول اللہ" لکھ کر انہوں نے دفعہ 295/C کی خلاف ورزی کی ہے اور کلمہ کے بارہ میں یہ لکھ کر کہ قادیانیوں نے کلمہ کے تحفظ کی خاطر جیل کی صعوبتوں کو روح بلالی کی طرح جھیلا ہے انہوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295/A کے تحت جرم ہے۔ اور قادیانی جماعت کو مسلم جماعت لکھ کر وہ زیر دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ نیز اپنی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر اس کتابچہ کو تحفہ کے طور پر بھجوا کر انہوں نے 295/C تعزیرات پاکستان کی خلاف ورزی کی ہے۔

ملاں حمادی نے اس سلسلہ میں لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس خلیل الرحمٰن کے فیصلے کے اقتباسات بھی ساتھ بھجوائے ہیں جس میں جسٹس خلیل الرحمٰن نے فیصلہ میں لکھا کہ جب قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے ان کی مراد مرزا غلام احمد ہوتی ہے اور یہ کہ قادیانی "محمد رسول اللہ" کا بیج لگائے تو وہ دفعہ 295/C کے تحت توہین رسالت کا مرتکب ہو گا۔

آخر میں ملاں حمادی اپنی درخواست میں چاروں افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی استدعا کرتا ہے۔ چنانچہ مورخہ ۱۲/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو یہ مقدمہ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں درج ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"بھیرہ کی جامع مسجد میں میرے بڑے بھائی مولوی سلطان احمد صاحب وعظ بیان فرما رہے تھے۔ میری اس وقت بہت چھوٹی عمر تھی۔ مجھ کو یاد ہے کہ انہوں نے اپنے بیان میں کسی موقع پر یہ حدیث پڑھی الدنیا جیفة و طالبها کلاب اور اس کا ترجمہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہاں بجائے کلاب کے غراب کیوں نہ فرمایا۔ کوّا بھی تو مردار خور ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتے کو کتنی ہی بڑی مقدار میں اس کی ضرورت سے زیادہ مردار مل جائے پھر بھی وہ دوسرے کتے کو دیکھ کر غرّاتا ہے اور پاس نہیں آنے دیتا۔ لیکن کوّے میں یہ بات نہیں۔ وہ مردار کو دیکھ کر شور مچاتا اور اپنے تمام ہم قوموں کو خبر کر دیتا ہے۔ کتے میں قومی ہمدردی نہیں اور کوّے میں ہمدردی اپنی قوم کی بہت ہے۔ اسی وجہ سے کتے کو زیادہ ذلیل ٹھہرایا گیا ہے۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۹۸)

☆......☆......☆......☆......☆

ایک وکیل نے مجھ سے دریافت کیا کہ ہستی باری تعالیٰ کی دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا تمہاری کوئی جماعت ہے؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا تم کسی کے ہادی ہو؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا تم یہ چاہتے ہو کہ جھوٹے مشہور ہو جاؤ؟ کہا نہیں۔ میں نے کہا جب تم جیسا لچر آدمی بھی اپنے آپ کو جھوٹا کہلانا پسند نہیں کرتا تو بھلا یہ انبیاء کی تمام جماعت کیسے گوارا کر سکتی تھی کہ وہ جھوٹ بولیں؟ پھر مشرق سے لے کر مغرب تک، شمال سے لے کر جنوب تک اور ہر زمانہ میں نبی متفق ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے مکالمہ کرتا ہے۔ (مرقاۃ الیقین صفحہ ۲۸۵)

آسٹریلیا میں جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کا انعقاد

رپورٹ مرتبہ: ثاقب محمود عاطف

(سڈنی): خدائے ذوالجلال والاکرام کا بےحد فضل اور احسان ہے کہ اس نے جماعتہائے احمدیہ آسٹریلیا کو سید وُلد آدم حضرت محمد مصطفی ﷺ کی سیرت مقدسہ پر جلسے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ جلسے مختلف سٹیٹس (States) میں منعقد ہوئے اور ہر جگہ احمدی خواتین و حضرات اپنے پیارے رسول ﷺ کی حیات طیبہ کے واقعات سننے کے لئے ذوق و شوق سے اکٹھے ہوئے۔ ان جلسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

اس سلسلے کا پہلا جلسہ جماعت احمدیہ ایڈلائیڈ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم قمر احمد صاحب نے پیش کی۔ مکرم محمد شفیق صاحب نے نظم پیش کی۔ مکرم محبوب جنود صاحب، مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر منیر احمد عابد صاحب نے اپنی تقاریر میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ناصرات الاحمدیہ نے گروپ کی صورت میں نظم پیش کی۔ مکرم جنود صاحب کے بچوں (عزیزان سید وُدود احمد اور سید منیب احمد) نے بھی تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ کے حاضرین کی مٹھائی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ ۸۱ خواتین و حضرات نے جلسہ میں شرکت کی۔

☆......☆......☆

سیرت النبیؐ کے سلسلہ کا دوسرا جلسہ جماعت احمدیہ برزبن کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ پہلا اجلاس مکرم عبداللطیف مقبول صاحب کی زیر صدارت مکرم عبدالماجد صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ نظم مکرم عطاء المومن نے پیش کی۔ مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب نے اردو میں "حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی نبی کریم کے لئے دعائیں" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم اطہر سعید صاحب نے انگریزی میں "بائبل میں حضرت رسول اللہؐ کے بارہ میں پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم فرید احمد بدر صاحب نے بھی انگریزی میں تقریر کی۔ اس کے بعد ریفریشمنٹ کے لئے وقفہ ہوا۔

دوسرا اجلاس مکرم ممتاز احمد مقبول صاحب صدر جماعت برزبن کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم قیصر بشیر صاحب نے نظم پیش کی اور مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب نے انگریزی زبان میں "Life of Muhammad(sa) from Birth to Prophethood" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم شاکر رحیم صاحب نے "حضرت محمد ﷺ کا اپنی بیویوں، رشتہ داروں، ہمسایوں اور دشمنوں سے برتاؤ" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم اظہر محمود ناصر صاحب نے "Hazrat Muhammad as Leader of State & Commander of faithfuls" کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم ممتاز احمد مقبول صاحب نے اختتامی تقریر کی اور مکرم مولانا مسعود احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اس جلسہ میں ۷۵ خواتین و حضرات نے شرکت کی۔

☆......☆......☆

سیرت النبی ﷺ کے سلسلہ کا تیسرا جلسہ جماعت احمدیہ میلبورن میں ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم نیک محمد صاحب سیکرٹری تربیت نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم بشیر احمد صاحب نے پیش کی۔ مکرم طارق چانڈیو صاحب نے نظم پیش کی۔ مکرم ارشد سعید صاحب نے "آنحضورؐ کے اخلاق حسنہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد بچوں نے نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" کورس کی شکل میں پیش کی۔ مکرم علی سجاد صاحب نے "آنحضورؐ سے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں" کے عنوان سے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم اسامہ الیاس خان صاحب نے نظم پیش کی۔ جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ نے "شرف انسانی اور آنحضور ﷺ" کے موضوع پر فرمائی۔ صدر جلسہ نے اختتامی دعا کرائی اور حاضرین کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کینبرا نے بھی جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا جو کہ مکرم موسیٰ بن مصران صدر جماعت احمدیہ کینبرا کے زیر صدارت، مکرم ذوالقرنین احمد صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم ذیشان صاحب نے نظم پیش کی۔ مکرم تفضل حسن صاحب نے حضرت نبی کریم کی حیات مبارکہ پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نے "حضرت مسیح موعودؑ کی آنحضرت ﷺ سے محبت" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم عمر موسیٰ صاحب نے "The Words of Wisdom of the Holy Prophet's Character" کے عنوان سے تقریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

سیرت النبیؐ کے ان جلسوں کے سلسلے کا آخری اور مرکزی جلسہ سڈنی میں مسجد بیت الہدیٰ میں ۱۸ جولائی ۱۹۹۹ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم محمد خلیل شیخ صاحب صدر مجلس انصار اللہ آسٹریلیا نے کی۔ تلاوت مکرم رمضان شریف صاحب نے کی۔ مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم نعتیہ کلام "حضرت سید وُلد آدم صلی اللہ علیہ وسلم" پیش کیا۔ مکرم رانا بلال خان صاحب نے انگریزی میں "Holy Prophets's Letters to the Heads of the States" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب نے انگریزی اور اردو میں "صحابہ رسول ﷺ کی قربانیاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ جو کہ آپ نے حضرت خاتم الانبیاءؐ کی شان میں لکھا ہے کورس کی شکل میں سنایا۔ خاکسار (ثاقب محمود عاطف) نے اردو میں "آنحضرت ﷺ اور توحید کا قیام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم و محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "آنحضرت ﷺ کا حسن اخلاق"۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی جو آپ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی اس گواہی کو ثابت کرتے تھے کہ قرآن آپ کا اخلاق تھا۔ آنحضور ﷺ کا حسن سلوک عام لوگوں سے، رشتہ داروں سے، دوستوں سے، دشمنوں سے، اپنی بیویوں سے، ان سب پہلوؤں کے اوپر مکرم امیر صاحب نے روشنی ڈالی۔ آپ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ آپ جو رسول اللہ کی محبت کا دم بھرتے ہیں اس پاک رسول ﷺ کے پاک اسوہ کو اپنی عملی زندگیوں میں اپنائیں تا دنیا دیکھے کہ ہاں واقعۃً آپ حضرت محمدؐ رسول اللہ کے سچے عاشق ہیں۔ محترم امیر صاحب نے خصوصاً گھروں کے اندر اپنی بیویوں سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی۔ اور اس سلسلہ میں حضرت نبی پاک ﷺ کے پاک اسوہ سے مثالیں پیش کیں اور اس بارے میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشادات جو کہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطابات میں حسن معاشرت کے سلسلہ میں فرمائے ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا۔ محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد دعا ہوئی۔ لجنہ کی طرف سے چائے اور لوازمات کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس طرح سے یہ پاکیزہ مجلس جس میں محسن انسانیت کے احسانوں کا ذکر چلا جو اس پاک وجود نے بنی نوع انسان پر کئے تھے ختم ہوئی۔ اللھم صلی علی محمد و علیٰ آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفی نبیوں کا سردار

کشمیر میں جاری جدوجہد آزادی کے بارہ میں
بعض معلومات

(زبیر خلیل خان - جرمنی)

چند ماہ سے کشمیر میں جاری معرکہ آزادی کے بارے میں پریس میڈیا مختلف آراء اور تجزیے پیش کر رہا ہے۔ بعض معلومات قارئین الفضل انٹرنیشنل کے لئے پیش ہیں۔

☆......بھارت نے کشمیر میں اس وقت تیرہ ڈویژن یعنی سات لاکھ سے زائد فوج اور بہترین جنگی جہاز کھپا رکھے ہیں۔ پچھلے باون سال میں پہلی مرتبہ بھارتی افواج پاکستانی بارڈر پر بدترین عدم توازن کا شکار ہیں۔

☆......عددی برتری کے باوجود بھارتی فوج کشمیر میں بری طرح پھنس کر رہ گئی ہے اور فوری طور پر کسی دوسری جگہ استعمال کے لئے نکالی نہیں جا سکتی۔ اگر مجاہدین جنوب میں اپنی کارروائیاں پیر پنجال سے جموں تک بڑھا دیں تو بھارت کو مزید فوج کشمیر میں لانی پڑے گی۔

☆......بھارتی افواج کی روزانہ چھ سو گاڑیاں سرینگر سے لداخ سامان رسد لے کر جاتی ہیں۔ راستہ میں پیدا شدہ کوئی بھی رکاوٹ اس سارے نظام رسد کو بری طرح متاثر کر دیتی ہے۔ جموں سرینگر لداخ شاہراہ جو کہ ۳۰۰ کلومیٹر لمبی ہے اس پر چھوٹی چھوٹی ہزاروں پلیاں (Culverts) ہیں۔ مجاہدین کی طرف سے صرف چند پلیاں تباہ کر کے ۱۲ روز تک بھارتی فوج کے لئے رسد کی نقل و حمل کو روکے جانے کا تجربہ ہو چکا ہے۔

☆......حالیہ معرکہ کارگل میں بھارت کے ۱۷۰۰ فوجی ہلاک ہوئے ہیں جبکہ ہزاروں زخمی ہوئے ہیں۔ محدود علاقہ جات کی جنگوں میں پاک بھارت کی تاریخ میں یہ مہنگی ترین اور نقصانات کے لحاظ سے شدید ترین جنگ کہلا سکتی ہے۔

☆......کشمیر کی یہ صورتحال بھارتی معیشت کو گھن کی طرح چاٹ رہی ہے۔ موجودہ خرچ نو کروڑ روپے روزانہ اور ۳.۳ ارب روپے سالانہ ہے۔ جلد ہی یہ خرچہ ۵۵ ارب روپے سالانہ یا ایک ارب ڈالرز سالانہ سے بڑھ جائے گا۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

اگر اقبال کچھ عرصہ اور زندہ رہتے

(شیخ عبدالماجد۔ لاہور)

۳۸۔ ۱۹۳۷ء میں قائداعظم کی پالیسی یہ تھی کہ یونینسٹوں کو "پنجاب مسلم لیگ" میں داخل کرکے ان کو لیگ پر بالا دستی دی جائے۔ مؤرخ پاکستان جناب عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں:

اقبال و جناح متضاد پالیسی

"محمد علی جناح کی پالیسی پر اقبال کو اعتراض تھا اور اگر اقبال زندہ رہتے تو عین ممکن ہے کہ ان کے 'محمد علی جناح کے ساتھ اختلافات' زیادہ نمایاں صورت اختیار کرجاتے"۔

راقم گزارش کرتا ہے کہ اگر اقبال کچھ عرصہ اور زندہ رہتے اور جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے نظریات میں تبدیلی پیدا نہ کرتے تو اقبال و جناح اختلافات نہایت سنگین صورت اختیار کرجاتے۔

☆......☆......☆

قائداعظم مسجد فضل لندن میں

قائداعظم...... مسلم اتحاد، یک جہتی اور سالمیت پر ایمان رکھتے تھے۔ آپ کو امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (۱۸۸۹ء۔ ۱۹۶۶ء) کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع مل چکا تھا۔ ۱۹۳۳ء میں انگلستان میں احمدی مبلغ مولانا عبدالرحیم صاحب درد سے بھی آپ کی طویل ملاقات ہوچکی تھی۔ آپ احمدیہ مسجد فضل انگلستان میں آزادی ہند کے موضوع پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کرچکے تھے۔ غرضیکہ آپ جماعت احمدیہ کی ملکی و ملی خدمات سے بخوبی آگاہ تھے۔ ادھر آپ علماء کی طرف سے جماعت احمدیہ کی مخالفت سے بھی بے خبر نہ تھے۔

قائداعظم نے کبھی بھی جماعت احمدیہ پر کفر کے تیر چلانے کے شغل کو بنظر استحسان نہیں دیکھا بلکہ جس کسی نے بھی آپ کے سامنے اس قسم کی حرکت کی آپ نے اس فعل کو ملت اسلامیہ میں انتشار کا موجب سمجھتے ہوئے ڈٹ کر اس کی مخالفت کی۔

☆......☆......☆

اقبال بنام پنڈت نہرو

اپنے خط مورخہ ۲۱ / جون ۱۹۳۶ء بنام پنڈت نہرو میں اقبال نے اعتراف کیا ہے کہ مجھے دینیات سے کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے مگر احمدیوں سے خود انہی کے دائرہ فکر میں نپٹنے کے لئے مجھے بھی "دینیات" سے کسی قدر جی بہلانا پڑا۔

(کچھ پرانے خطوط از جواہر لال نہرو صفحہ ۲۹۳)

"دینیات میں جی بہلانا پڑا"! علامہ کا اشارہ اپنے اس طویل مضمون کی طرف ہے جو ۲۲ / جنوری ۱۹۳۶ء کے رسالہ "اسلام" میں شائع ہوا۔ اور جسے "اسلام اور احمدیت" کے عنوان سے بعد میں بھی کئی بار شائع کیا گیا۔

اس مضمون میں علامہ نے واضح کیا ہے کہ:

"یہ سوال کہ آیا کوئی شخص یا جماعت اسلام سے خارج ہوگئی۔ مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے ایک سراسر فقہی سوال ہے"۔

مگر احرار نے کچھ ایسا سبق پڑھایا تھا کہ علامہ نے اسی مضمون میں جماعت احمدیہ کو "خارج از اسلام" قرار دینے میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کردیا اور آپ کو یہ خیال نہ رہا کہ آپ خود کوئی فقیہہ نہیں آپ کو تو دینیات تک سے کچھ زیادہ دلچسپی نہیں کہ اس مسئلہ پر رائے زنی کرسکیں۔ ظاہر ہے یہ سب کاوش، تعصب کا شاخسانہ تھی۔

☆......☆......☆

قائداعظم کا سنٹرل اسمبلی میں اعلان

علامہ ۱۹۳۸ء میں وفات پاگئے۔ اگلے سال قائداعظم نے سنٹرل اسمبلی دہلی کے اجلاس عام میں جس میں ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی نمائندگان موجود تھے ایک پوائنٹ پر اظہار خیال کے ضمن میں احمدیہ جماعت کے ممتاز رکن چوہدری محمد ظفراللہ خان کے متعلق فرمایا:

"میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے سر ظفراللہ خان کو ہدیۂ تبریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ مسلمان ہیں اور یوں کہنا چاہئے کہ میں گویا اپنے بیٹے کی تعریف کررہا ہوں"۔

(بحوالہ ہماری قومی جدوجہد ۱۹۳۹ء۔ از عاشق حسین بٹالوی صفحہ ۷۶)

ظاہر ہے ایک ممتاز احمدی کے بارے میں قائداعظم کا سنٹرل اسمبلی میں یہ اعلان اور علامہ اقبال کا احمدیوں کے بارے میں غیر مسلم ہونے کا فتویٰ باہم متصادم ہیں۔ اگر اقبال سال بھر اور زندہ رہتے تو لازماً ان کے اور قائداعظم کے نظریات میں اختلافات نمایاں صورت اختیار کرجاتے۔ یا تو انہیں قائداعظم کی فوج کے "ایک معمولی سپاہی"۔ (زندہ رود صفحہ ۶۴۷) کی طرح ان کے نقش قدم پر مسلم یک جہتی اور سالمیت کو پارہ پارہ کرنے سے رجوع کرنا پڑتا یا "قائداعظم اور اقبال" کے راستے جدا جدا ہوجاتے۔

اور اگر علامہ کو کچھ زندگی اور مل جاتی اور آپ ۱۹۴۴ء تک زندہ رہتے تو آپ کی نظروں سے قائداعظم کی پریس کانفرنس منعقدہ کشمیر ضرور گزرتی جس میں قائداعظم نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

☆......☆......☆

قائداعظم کی پریس کانفرنس

روزنامہ انقلاب یکم جون ۱۹۴۴ء کا تراشہ

کشمیر پریس کانفرنس 1st June 1944

مجھ سے ایک پریشان کن سوال پوچھا گیا ہے کہ مسلمانوں میں سے مسلم لیگ کا ممبر کون بن سکتا ہے۔ یہ سوال خاص طور پر قادیانیوں کے بارہ میں پوچھا گیا ہے۔...... ...... میرا جواب یہ ہے کہ جہاں تک "آل انڈیا مسلم لیگ" کے آئین کا تعلق ہے اس میں درج ہے کہ ہر مسلمان بلا تمیز عقیدہ و فرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے.......... میں جموں و کشمیر کے مسلمانوں سے اپیل کروں گا کہ وہ فرقہ وارانہ سوالات نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہی پلیٹ فارم پر اور ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہوجائیں۔ اسی میں مسلمانوں کی بھلائی ہے"۔

(انقلاب صفحہ آخر)

اقبال کو تو بقول ان کے "دینیات سے کچھ زیادہ دلچسپی نہ تھی"۔ جن مسلمہ علماء کا اوڑھنا بچھونا ہی دینیات تھا۔ قائداعظم مسلم یک جہتی کے مسئلہ میں ان کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ اسی سال مولانا عبدالحامد بدایونی نے بھی احمدیوں کے خلاف ایک قرارداد پیش کرنے کی کوشش کی مگر قائداعظم کے جذبہ یک جہتی کے سامنے ان کی پیش نہ گئی۔

اس ضمن میں اخبار "انقلاب" لاہور کا اداریہ ملاحظہ ہو۔ انقلاب لکھتا ہے:

"مسٹر جناح نے بے حد دانش و تدبر سے کام لیا ہے کہ مولوی عبدالحامد بدایونی کی اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی جس کا منشاء یہ تھا کہ احمدیوں کو مسلم لیگ کا ممبر نہ بنایا جائے۔ ہمیں اس کے متعلق مسٹر جناح کے مسلک کی نسبت کچھ شبہ نہیں۔ انہوں نے کشمیر کی پریس کانفرنس میں صاف صاف فرما دیا تھا کہ فرقوں کی بحث نہ اٹھاؤ۔ ہر مسلمان، مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ اس کے بعد جب ناظر صاحب امور خارجہ قادیان نے استفسار کیا تو مسٹر جناح نے ان کو بھی لکھ بھیجا کہ لیگ کے آئین کے مطابق ہر بالغ مسلمان جو دو آنے کا ممبری کا چندہ دے اور لیگ کے نصب العین کی تائید کرے مسلم لیگ کا ممبر ہوسکتا ہے۔

(انقلاب ۳ / اگست ۱۹۴۴ء)

اور اگر علامہ اقبال قیام پاکستان تک زندہ رہتے تو یہ منظر بھی دیکھتے کہ قائداعظم باؤنڈری کمیشن کے روبرو مسلم لیگ کے کیس کی ترجمانی کے لئے جس وجود کا انتخاب کرتے ہیں پھر جس وجود کو مملکت خداداد پاکستان کا وزیر خارجہ بناتے ہیں اور کابینہ میں وزیراعظم کے بعد سب سے اعلیٰ مرتبہ دیتے ہیں وہ احمدیہ جماعت کا وہی ممتاز فرد ہے جسے اقبال کبھی یونی نسٹوں کا آلہ کار، کبھی سر فضل حسین کا خوشامدی، کبھی انگریز کا غلام، کبھی غیر مسلم اور کبھی ادنیٰ درجے کا آدمی کہہ کر اس کی مخالفت کرتے رہے۔

...........اقبال یہ منظر بھی دیکھتے کہ قائداعظم، مملکت خداداد کی کابینہ میں مجلس احرار، جمعیۃ العلماء، خاکسار یا جناب مودودی صاحب کے کسی رفیق کو بھی نہیں لے رہے کیونکہ یہ سب جماعتیں تحریک پاکستان کی شدید مخالف تھیں۔ اس صورت حال سے یہی باور کرنا پڑتا ہے کہ اگر اقبال کچھ عرصہ اور زندہ رہتے تو آپ معمار ملک و قوم (قائداعظم) کے اس مسلسل طرز فکر و عمل کو دیکھتے ہوئے احرار کے زیر اثر حاصل کردہ نظریات کو خیرباد کہہ کر قائد کے وسیع تر اسلامی اصولوں کے ہمنوا ہوجاتے۔ اور اگر یہ صورت پیدا نہ ہوسکتی تو "اقبال و جناح تعلقات" میں ایک ناقابل عبور خلیج حائل ہوجاتی۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴ / اگست ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ بوقت گیارہ بجے دن مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل دو جنازہ حاضر پڑھائے:

(۱)...... مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم۔ آپ جلسہ یوکے کے دنوں میں ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں بڑی ذمہ داری سے ڈیوٹی دیتے رہے ہیں۔ آپ شریف متو صاحب، کرنل سیفی صاحب اور صادق محمد صاحب کے بھائی تھے۔

(۲)...... مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم عمر حیات صاحب مرحوم۔ (پوتے مکرم حکیم جلال الدین صاحبؓ صحابی)۔ آپ مکرم دین محمد صاحب آف ٹوٹنگ کے داماد تھے۔

اس کے ساتھ ہی مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب ناظم جائیداد ربوہ کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی جو حرکت قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئے۔ آپ نے تقریباً ۲۵ سال صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ مکرم میجر صاحب نے بطور پرائیویٹ سیکرٹری بھی کام کرنے کی سعادت پائی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

F0ZMAN FOODS

A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS

2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-553-3611

سورج گرہن کے موقعہ پر

سنت نبوی کی اقتداء میں نماز کسوف کی ادائیگی

مسجد فضل لندن کے احاطه میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز نے نماز پڑھائی اور خطبه ارشاد فرمایا

لندن (۱۱/اگست): آج قبل دوپہر برطانیہ میں سورج گرہن کی مناسبت سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنت نبوی کی اقتداء میں مسجد فضل لندن کے احاطہ میں دو رکعت نماز کسوف پڑھائی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت مرد و زن مسجد کے احاطہ میں جمع تھے اور حسب ارشاد نبویؐ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف تھے۔ ساڑھے دس بجے حضور ایدہ اللہ نے دو رکعت نماز پڑھائی جس میں قرآن مجید کی لمبی پرسوز تلاوت فرمائی اور مختلف قرآنی ادعیہ نہایت رقت اور سوز کے ساتھ دہرائیں۔ اس نماز کے بعد جو قریباً چالیس منٹ تک جاری رہی حضور ایدہ اللہ نے ایک مختصر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت نبی کریم ﷺ کے کسوف کے موقعہ پر خطبات کے حوالہ سے ضروری نصائح فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میری خواہش تھی کہ جب تک گرہن رہے اس وقت تک قراءت لمبی کروں لیکن بعض احباب کے مشورے پر اسے مختصر کیا گیا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ حٰم السجدہ کی آیت نمبر ۳۸ کی تلاوت کی جو یہ ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ. لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔ (سورة حٰم السجدة :۳۸)

اور اس کے نشانات میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں۔ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔

صلوٰۃ الکسوف کے موقعہ پر حضرت نبی کریم ﷺ کے خطبہ مسنونہ کے الفاظ مختلف روایات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت پیش فرمائی۔ آپ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ اس موقعہ پر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ کے نشانات میں سے دو نشان ہیں جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ جب تم یہ (نشان) دیکھو تو اللہ کو یاد کیا کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مختلف علماء یہ سمجھتے ہیں یا سمجھتے رہے ہیں کہ مکی زندگی میں بھی آنحضرتؐ نے بار بار نماز کسوف پڑھائی ہے مگر یہ خیال درست ثابت نہیں ہوا۔ مکی زندگی میں اس طرح لوگوں کو ایک جگہ بلانا ممکن ہی نہیں تھا۔ حضور اکرمؐ نے مدنی زندگی کے اس سال نماز کسوف پڑھائی ہے جو مدنی زندگی کا آخری سال تھا۔ حضور نے فرمایا کہ چونکہ کسوف کے نتیجہ میں ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے اس لئے ہر قسم کے اندھیروں سے بچنے کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی بھی ایسی چیز نہیں کہ جسے میں نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا مگر اپنی اسی جگہ کھڑے اُسے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور آگ کو بھی۔ اور مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے، دجال کے فتنہ کی طرح یا اس کے قریب۔ (حضرت اسماء کہتی ہیں کہ حضورؐ نے مثل یا قریب دونوں میں سے کوئی لفظ فرمایا)۔

پھر فرمایا: تم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اُسے کہا جائے گا کہ اس شخص یعنی محمد ﷺ کے بارے میں تجھے کیا علم ہے تو مومن یا یقین رکھنے والا (راوی کہتا ہے کہ دونوں میں سے کوئی ایک لفظ اسماءؓ نے کہا) کہے گا کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ہمارے پاس نشانات اور ہدایت لے کر آئے، ہم نے آپ کو قبول کیا اور ایمان لائے اور آپ کی پیروی کی۔ اُسے کہا جائے گا کہ تُو عمدہ نیند سو جا۔ ہمیں پتہ ہے کہ تُو یقیناً ایمان رکھنے والا تھا اور جو شخص منافق یا شبہ رکھنے والا ہوگا (راوی کہتا ہے مجھے نہیں معلوم کہ اسماءؓ نے کیا لفظ کہا تھا) وہ کہے گا کہ مَیں نہیں جانتا۔ مَیں نے تو لوگوں کو سنا کہ وہ ایک بات کہتے تھے مَیں نے بھی وہ کہہ دی۔

(بخاری کتاب الکسوف)

تیسری روایت میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے لیکن یہ دونوں اللہ کے نشانوں میں سے نشانات ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ پس جب تم یہ دیکھو تو خوفزدہ ہو کر نماز کی طرف توجہ کرو۔ (بخاری کتاب الکسوف)

چوتھی روایت میں ہے کہ یہ وہ نشان ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ظاہر ہوتے لیکن وہ ان کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم کوئی ایسی چیز دیکھو تو اللہ کے ذکر اور دعا اور اُس سے بخشش طلب کرنے کے لئے لپکو۔ (بخاری کتاب الکسوف)

پانچویں روایت میں ہے کہ جب تم یہ (گرہن کے نشان) دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اُس کی عظمت بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے امتِ محمد! خدا کی قسم!! کسی بھی شخص کو اپنے غلام یا لونڈی کی بدکاری سے جتنی غیرت آتی ہے اللہ تعالیٰ تم میں سے ایسے شخص کی نسبت کہیں بڑھ کر اس بات کی غیرت رکھتا ہے۔ اے امتِ محمد! خدا کی قسم!! جو میں جانتا ہوں اگر تم بھی وہ جان لو تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔

(بخاری و مسلم بحواله مشکوة المصابیح)

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں آپ فرماتے ہیں:

"پھر جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو اُن کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں، جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا۔ سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ اُن کو ڈراتا ہے اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔...... اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کے لئے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ اُن دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت ﷺ نے خسوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہ گاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں اور اس وقت ظاہر ہوتے ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں اور اِسی غرض سے رسول اللہ نے فرمایا کہ گرہن کے وقت خالص نیت کے ساتھ نمازوں اور صدقات کی ادائیگی اور دیگر نیکیاں بجا لانے میں جلدی کریں۔...... جبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتوں پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جس میں دونوں گرہن جمع ہو گئے ہوں سو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غافل مت ہو۔...... حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالموں کے لئے بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے۔

(نورالحق حصه دوم۔روحانی خزائن جلد نمبر ۸ صفحه ۲۲۷ تا ۲۳۳)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی یہ خطبہ ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کی جاتی۔

حضور نے بتایا کہ جہاں تک صدقہ کا تعلق ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے اور میری ذاتی طرف سے بھی بکثرت صدقات کا انتظام کیا گیا ہے۔ نہ صرف ربوہ، قادیان اور دوسرے ممالک بلکہ افریقہ کے تمام ممالک میں بھی کثرت سے صدقات دئے جا رہے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان صدقات کو قبول فرمائے گا۔

(رپورٹ: ابولبیب)

بقیه: خلاصه خطبه جمعه از صفحه اول

پر غور کریں تو ہر ایک اس بات کی گواہی دے گا کہ آنحضرت ﷺ کو انسانی فطرت کا جتنا علم تھا وہ کبھی کی کو نہیں ہوا اور قیامت تک نہیں ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے آج کے مختصر خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ اس دفعہ بہت خطبات بہت نصیحتیں ہوئی ہیں۔ اب تو آخری نصیحت یہی ہے کہ اپنے دلوں میں اس نصیحت کو گاڑ دیں، اسی پر جان دیں کہ آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کی نظر آپ پر پڑ رہی ہو۔ اس کے لئے میں آپ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے جماعت کو نصائح فرمائی ہیں کہ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف چھوڑ دو۔ تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسہ پر خدا کے فضل سے جماعت کو توفیق ملی ہے کہ جتنے میزبان تھے یا کارکن اور مہمان تھے ان سب نے کوشش کی کہ وہ تکلیف اٹھا کر دوسرے کے آرام کا سامان کر سکیں۔

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل (جدید ایڈیشن جلد اول و دوم)

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہومیوپیتھی کتاب کی جلد اول و دوم (ترمیم و اضافہ کے ساتھ) شائع ہو گئی ہے جس میں حضور انور نے جلد دوم میں مزید ۸۰ ادویات کا ذکر شامل فرمایا ہے۔

قارئین کی سہولت کی خاطر حضور انور ایدہ اللہ نے نہایت محنت شاقہ سے ساری کتاب پر اس طرح سے نظر ثانی فرمائی ہے کہ تمام ادویہ کا ذکر ایک ہی کتاب میں آ جائے اور اس کا حجم بھی بہت زیادہ بڑھنے نہ پائے۔

☆...... ۹۶۰ صفحات کی اس کتاب میں ☆...... ۱۸۴ بنیادی ہومیو ادویہ کی اہم تفصیلات نہایت آسان پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں ☆...... اور ۹۳ مشہور جڑی بوٹیوں اور دیگر عناصر کی (جن سے ادویہ تیار کی جاتی ہیں) رنگین تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔

خوبصورت رنگین کور پر مشتمل یہ مجلد کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔ (ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ لندن)

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم ——— گرکفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی

محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد

بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

(چوتھی قسط)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کہنے کی وجہ سے توہین رسالت کا مقدمہ

مکرم ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ صاحب ایم بی بی ایس جو نور پور تھل ضلع خوشاب کے سول ہسپتال میں انچارج میڈیکل آفیسر تھے ان کے خلاف نور پور تھل میں مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۹۴ء کو تبلیغ کرنے کے جرم میں ایک مقدمہ نمبر ۲۰ زیر دفعہ 298/C درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ ایک شخص عبدالغنی ولد نتھا جماعت اشاعت توحید وسنت و سپاہ صحابہ پاکستان نور پور کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔ اس شخص نے اسسٹنٹ کمشنر پولیس نور پور تھل کے نام درخواست میں لکھا کہ "سول ہسپتال نور پور تھل میں تعینات ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ قادیانی ہے۔ اس نے اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ڈش انٹینا لگایا ہوا ہے جس کی وساطت سے وہ قادیانیت کا پرچار کرتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ لٹریچر اور کیسٹس بھی لوگوں کو دیتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں اس نے ایک آدمی کو مرتد یعنی اسلام سے منحرف کر لیا ہے اور حال ہی میں اس نے افطار پارٹی کے نام سے ایک مجلس کا انعقاد کیا اور کھلے طور پر اپنے مذہب کی تبلیغ کی۔ گزارش ہے کہ مذکورہ بالا ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مقدمہ درج کرنے کے احکامات جاری فرمائے جاویں"۔

چنانچہ اس درخواست پر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کو ۲۲؍فروری کی صبح کو ان کے گھر پر چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب اپنے ایک خط میں اسی واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "۲۲؍فروری ۱۹۹۴ء بروز منگل صبح سحری کے وقت مجھے میرے گھر سے انتہائی ظالمانہ طریق سے گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس والے زبردستی گھر کے اندر گھس آئے اور مجھے گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے۔ روزہ تو میں نے رکھ لیا تھا مگر نماز فجر حوالات میں پڑھنا نصیب ہوئی"۔

تھانہ میں بھی ڈاکٹر صاحب پر کافی سختی کی گئی اور انہیں قرآن مجید کی تلاوت سے بھی روک دیا گیا۔ ان کی ضمانت کے لئے درخواست نور پور تھل کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دی گئی مگر وہ مختلف حیلوں بہانوں سے ٹالتا رہا چنانچہ تنگ آکر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب میاں عبدالحلیم صادق جو احمدی ہیں کی عدالت میں اس مضمون کی درخواست دی گئی کہ چونکہ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نور پور تھل درخواست ضمانت ٹال رہا ہے اس لئے ضمانت کی درخواست کسی اور عدالت میں منتقل کر دی جائے۔ چنانچہ ۵؍مارچ ۱۹۹۴ء کو دونوں پارٹیوں کی مفاہمت سے یہ درخواست سینئر سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ خوشاب کی عدالت میں بھجوا دی گئی۔

مخالف فریق نے اس عدالت میں درخواست دی کہ فی الحال مقدمہ کی کارروائی روک دی جائے کیونکہ پولیس اس مقدمہ میں دفعہ 295/C (توہین رسالت) کا اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ فاضل جج نے مورخہ ۶؍مارچ ۱۹۹۴ء کو اس درخواست کو مسترد کر دیا اور کہا کہ اس کیس میں دفعہ 295/C کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ ساتھ ہی سینئر سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ نے کیس ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں یہ کہہ کر واپس بھجوا دیا کہ بعض ذاتی وجوہات کی بنا پر وہ مقدمہ کی سماعت سے قاصر ہیں۔ اس پر جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب نے یہ کیس چوہدری نبی احمد سول جج فرسٹ کلاس / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ کی عدالت میں منتقل کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ وہ ضمانت کی درخواست کا فیصلہ ۹؍مارچ ۱۹۹۴ء تک کر دیں۔ اسی دوران لوکل پولیس نے دو اشخاص ملوک احمد اور نذر محمد جن کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ وہ افطار پارٹی میں شامل تھے کے بیانات حاصل کر کے دو مزید دفعات 16MPO اور 295/C تعزیرات پاکستان کا اضافہ کر دیا۔ چونکہ توہین رسالت کی دفعہ 295/C کی سزا موت ہے اس لئے ایسا مقدمہ صرف سیشن جج ہی سن سکتا ہے۔ چنانچہ چوہدری نبی احمد سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ نے یہ کہہ کر کہ ان دفعات کی ایزادی کے بعد وہ ضمانت کی درخواست کی سماعت سے قاصر ہیں، کیس دوبارہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں بھجوا دیا۔

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب میاں عبدالحلیم صادق صاحب نے سب انسپکٹر پولیس کو عدالت میں بلا کر ان دفعات کی ایزادی کے بارہ میں سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ یہ دفعات ڈی ایس پی پولیس نور پور تھل کی ہدایت پر لگائی گئی ہیں جس پر عدالت نے ڈی ایس پی نور پور تھل کو ۱۲؍مارچ ۱۹۹۴ء کو عدالت میں پیش ہونے کا آرڈر دیا تا کہ ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے کیوں سب انسپکٹر کو ان دفعات کے اضافہ کرنے کی ہدایت کی ہے جبکہ سینئر سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ کی عدالت اس قسم کی درخواست پہلے ہی مسترد کر چکی ہے۔

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت کو مورخہ ۱۰؍مارچ ۱۹۹۴ء سب انسپکٹر انچارج تھانہ نور پور تھل کی جانب سے تحریری جواب موصول ہوا کہ مورخہ ۸؍مارچ کو وہ تھانہ میں موجود تھے جب صغیر حسین شاہ انسپکٹر لیگل نے اسے فون پر بتایا کہ ڈی ایس پی لیگل نے اسے ہدایت کی ہے کہ ملوک احمد اور نذر محمد کے بیانات حاصل کر کے دفعہ 295/C کا اضافہ کر دیا جائے۔

۱۲؍مارچ ۱۹۹۴ء کو ڈی ایس پی مذکور عدالت میں حاضر نہ ہوا جس پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب نے ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کی درخواست ضمانت مورخہ ۱۶؍مارچ ۱۹۹۴ء تک منظور کر لی۔

۱۶؍مارچ ۱۹۹۴ء کو مقدمہ کی سماعت کے دوران ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے لکھا کہ باوجود سینئر سول جج / مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ کے صریح حکم کے کہ دفعہ 295/C کا اس مقدمہ میں اطلاق نہیں ہوتا پولیس افسر ان نے ملوک احمد اور نذر محمد کے بیانات حاصل کر کے دفعہ 295/C کا اضافہ کر دیا ہے۔ فاضل جج نے لکھا کہ جو ریکارڈ اس مقدمہ کی مثل میں موجود ہے اس میں کوئی بات بھی ایسی نہیں جس سے دفعات 16MPO اور 295/C کی ایزادی کا جواز پیدا ہو سکے۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج خوشاب نے ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کی ضمانت کنفرم کر دی۔

اسی روز قاری محمد سعید اسد صدر مجلس ختم نبوت ضلع خوشاب نے سیشن جج کی عدالت کے باہر وکلاء کے چیمبروں کے احاطہ میں احمدیوں کے خلاف نعرے لگائے۔ جج صاحب کو کتا کہا اور جماعت کو گالیاں دیں۔ عید کے دن مولویوں نے احمدی جج کے خلاف تقریریں کیں اور ڈاکٹر مجوکہ اور جج صاحب کے تبادلہ کا مطالبہ کیا۔

ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کی ضمانت منظور ہونے کے خلاف حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کی طرف رجوع کیا اور ایک درخواست دی کہ ڈاکٹر صاحب کی ضمانت منسوخ کرائی جائے۔ یہ درخواست لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس احسان الحق چوہدری کی عدالت میں ۴؍جولائی ۱۹۹۴ء کو پیش ہوئی۔ جسٹس احسان الحق نے حکومت کی طرف سے ضمانت کی منسوخی کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ملوک احمد اور نذر محمد کے بیانات جو بعد میں لئے گئے اور دفعہ 295/C اور 16MPO کا اضافہ غیر قانونی ہے۔ ابتدائی رپورٹ میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا موجود نہیں جس سے ان دونوں دفعات کی ایزادی کا جواز پیدا ہو۔ فاضل جج نے استغاثہ کے وکیل سے پوچھا کہ حکومت ایک سرکاری ملازم کی ضمانت کے سلسلہ میں کیوں اتنی حساس بن رہی ہے تو جواب یہ دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خوشاب نے انہیں ایسی درخواست دینے کی ہدایت کی تھی۔

لاہور ہائی کورٹ کے اس آرڈر پر ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کی طرف سے ایک درخواست دی گئی کہ اس آرڈر کی روشنی میں ان کے کیس سے دفعات 16MPO اور 295/C کو خارج کیا جائے۔ مگر خواجہ شوکت اقبال سکہ ایڈیشنل سیشن جج جوہر آباد خوشاب نے ہائی کورٹ کے اس حکم کو پس پشت ڈال کر ۲۰؍مارچ ۱۹۹۷ء کو ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کے خلاف چارج شیٹ جاری کر دی جس میں نہ صرف دفعہ 298/C بلکہ دفعہ 295/C لگائی گئی۔ ایڈیشنل سیشن جج نے چارج شیٹ میں لکھا کہ تم نے ڈش انٹینا کے ذریعہ تبلیغ کی ہے اور ۱۳؍فروری ۱۹۹۴ء کو افطار پارٹی کا انتظام کیا اور ایک شخص محمد حنیف کو اسلام سے منحرف کر لیا ہے۔ اس طرح 298/C کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز تم نے یہ کہہ کر کہ مرزا غلام احمد نبی تھے رسول کریم ﷺ کے خاتم ہونے کی نفی کی ہے لہذا دفعہ 295/C کے تحت جرم کیا ہے۔

چونکہ ایڈیشنل سیشن جج کا یہ اقدام غیر قانونی تھا اس لئے ایک بار پھر ہائی کورٹ میں اس کے خلاف ریویو کی درخواست دائر کی گئی جو دوبارہ جسٹس احسان الحق چوہدری کی عدالت میں مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۹۷ء کو پیش ہوئی۔ ہائی کورٹ نے رولنگ دی کہ سیشن عدالت ڈاکٹر محمد اختر مجوکہ کے خلاف توہین رسالت کے معاملہ میں فیصلہ کا اعلان نہ کرے۔ اس طرح موجودہ صورت حال یہ ہے کہ مقدمہ سیشن کورٹ خوشاب میں زیر سماعت ہے۔

☆......☆......☆

احمدیہ لٹریچر دینے پر توہین رسالت کا مقدمہ

ایبٹ آباد میں مکرم ظفر احمد تنولی اور مکرم رفیع احمد تنولی پر مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۹۴ء کو دفعہ 298/C تعزیرات پاکستان کے تحت ایک مقدمہ نمبر ۷۰ تھانہ کینٹ ضلع ایبٹ آباد میں درج ہوا۔ یہ مقدمہ وقار گل جدون صدر تحریک ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔ درخواست میں مندرج مضمون کی رو سے وقار گل صدر تحریک ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد نے دو لڑکوں مسمیان عبدالجلیل اور منظور قادر کو

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

عمر خیام

ایران کے صوبہ خراسان میں نیشاپور کے قریبی گاؤں میں عظیم ریاضی دان اور شاعر عمر خیام پیدا ہوا جس کا اصل نام غیاث الدین ابوالفتح عمرو بن ابراہیم تھا۔ آپ کے والد خیمہ سازی کا کام کرتے تھے۔ ابتدا میں آپ نے بھی یہی پیشہ اختیار کیا لیکن بعد میں یہ کام چھوڑ دیا اور ۴۳۰ھ میں نیشاپور جاکر ایک مشہور مدرسہ میں داخل ہوگئے۔ آپ کے استاد امام موفق تھے اور ہم مکتبوں میں نظام الملک طوسی اور حسن بن صباح شامل تھے۔ تینوں ہم مکتب بعد میں مشہور علماء میں شمار ہوئے اور تینوں بہترین دوست تھے۔ سب سے زیادہ خوش قسمت نظام الملک نکلے جو سلطان الپ ارسلان سلجوقی کے پایہ تخت اصفہان جاکر شاہی منشیوں میں شامل ہوئے اور جلد ہی ترقی کرکے دبیر الملک کے عہدہ پر سرفراز ہوئے۔ پھر وزیر اعظم بنائے گئے اور نظام الملک کا لقب عطا ہوا۔ ۴۶۵ھ میں ارسلان کی وفات کے بعد ملک شاہ سلجوقی بادشاہ بنا تو نظام الملک کی عزت و توقیر میں مزید اضافہ ہوگیا۔ تاہم دوسرے دونوں دوستوں (عمر خیام اور حسن بن صباح) کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہ ہوئی چنانچہ یہ دونوں اصفہان پہنچے اور نظام الملک سے اپنی حالت بیان کی۔ نظام نے دونوں کی بہت خاطر مدارات کی اور اُن کے حسبِ فرمائش مدد کی۔

صباح کو شاہی دربار میں جگہ مل گئی لیکن جلد ہی اُس نے نظام الملک کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کردیں چنانچہ وہ اپنے عہدہ جلیلہ سے ہٹا دیا گیا۔ پھر وہ اپنی سازشی افتاد طبع کے باعث اسماعیلیہ فرقہ میں داخل ہوکر فرقہ باطنیہ کا امام بن گیا۔

عمر خیام نے کسی عہدہ کی خواہش نہیں کی۔ بس یہی چاہا کہ زندگی اپنے آبائی گاؤں میں شعر و شاعری میں بسر کردے۔ نظام نے انہیں قریباً بارہ سو اشرفی سالانہ کی جاگیر عطا کردی اور وہ واپس اپنے وطن آکر آرام کی زندگی گزارنے لگے۔ عمر خیام کی رباعیات بہت مشہور ہوئیں۔ آئرلینڈ کے مشہور ادیب Filz Gerald نے ان رباعیات کا انگریزی میں اور آغا شاعر قزلباش دہلوی نے اردو میں منظوم ترجمہ کیا۔ فرانسیسی، جرمن اور ہالینڈ کی ڈچ زبان میں بھی یہ تراجم ہوچکے ہیں۔

عمر خیام عظیم شاعر ہونے کے علاوہ اپنے زمانہ کے مانے ہوئے ریاضی دان تھے اور مذہبی علوم اور ادب و تاریخ میں بھی امام مانے جاتے تھے۔ فن قراءت میں کمال حاصل تھا اور علم نجوم و فلکیات میں بلند مقام رکھتے تھے۔ فلسفہ میں بو علی سینا کے پیرو تھے۔ ۴۶۷ھ میں ملک شاہ نے لاکھوں روپیہ صرف کرکے ایک عظیم الشان رصدگاہ بنوائی جس میں کام کیلئے خاص طور پر عمر خیام کو مقرر کیا گیا۔

خیام زیادہ تر فلسفہ یونان کا درس دیتے تھے۔ اس پر علماء اُن کے سخت خلاف ہوگئے اور اُن کے قتل کے منصوبے بنائے جانے لگے۔ چنانچہ وہ حج کے لئے چلے گئے اور واپس آکر سلسلہ درس بند کردیا۔

عمر خیام کا اُن کے علم و فضل کی وجہ سے شاہی دربار میں بیحد احترام کیا جاتا تھا لیکن آج اُن کی شہرت کی اصل وجہ اُن کی شاعری ہے۔ اگرچہ ان کی تصانیف بہت کم ہیں۔ رباعیات کی تعداد ایک ہزار کے قریب خیال کی جاتی ہے جو سادہ، نیم رنگ اور رنگین (ہر قسم کی) ہیں۔ انداز بیان صاف، شستہ اور پاکیزہ ہے۔ الفاظ متین اور ملائم ہیں جبکہ پیچیدہ اور مشکل طریقہ کار کی بجائے سادگی کو اپنایا گیا ہے۔

عمر خیام نے ۱۱۲۳ء میں وفات پائی۔ آپ کے مختصر حالات و خصوصیات روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳؍دسمبر ۹۸ء میں مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہیں۔

-......☆......☆......☆......-

عمر خیام کی رباعیات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے احباب جماعت کو دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تیاری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا:-

"عمر خیام کی رباعیات اس مضمون میں بیمثل ہیں۔ عجیب نئے انداز سے باتیں کی ہیں۔ دنیا کی بے ثباتی کا جو نقشہ عمر خیام نے کھینچا ہے وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ اگر دوستوں کو توفیق ملے تو عمر خیام کی رباعیات پڑھیں۔"

روزنامہ "الفضل" ۱۶؍جنوری ۹۹ء میں مکرم یعقوب امجد صاحب کے قلم سے اس بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

عمر خیام کا مقام مختلف علوم کے اعتبار سے نہایت بلند ہے لیکن فارسی ادب میں انہیں ایک رباعی گو کی حیثیت سے شہرت حاصل ہوئی۔ یورپ کی متعدد علمی زبانوں میں اس کی رباعیات کے ترجمے ہوچکے ہیں۔ اردو زبان میں نثری ترجمہ کے علاوہ ایک منظوم ترجمہ بھی ملتا ہے جو آغا شاعر قزلباش دہلوی کی کاوش ہے۔

عمر خیام نے اپنے حالات کو ہی رباعیات کا موضوع بنایا تھا۔ آپ کی رباعیات سادہ انداز کی ہیں مگر اپنے اندر بلا کی تاثیر رکھتی ہیں۔ شاعر کا پہلا تاثر تو یہی ہے کہ انسان نادانی و بے خبری میں عمر گنوا دیتا ہے اور یہ نہیں معلوم کرتا کہ اسے کس لئے پیدا کیا گیا ہے۔

شاعر کا دوسرا تاثر اُس کا غم ہے جس کے بوجھ تلے اُس کا دل خون ہوا جاتا ہے۔ یہ غم وہ اس لئے کھاتا ہے کہ وہ سوچتا ہے کہ انسانی زندگی کا درخت سدابہار کیوں نہیں رہتا اور خشک ہوکر پیوندِ خاک کیوں ہوجاتا ہے؟۔

شاعر کا تیسرا تاثر یہ ہے کہ ظاہرداری، فریب کاری، دورُوئی اور دروغ گوئی عام ہے۔ خصوصاً مذہب کے واعظین سے اسے شکایت ہے کہ وہ ظاہر میں تقویٰ و تقدس کا نمونہ پیش کرتے ہیں، مگر باطن میں وہ اپنے اغراض و مقاصد پورا کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔

عمر خیام کی چند رباعیوں کے تراجم ذیل میں پیش ہیں:-

☆ کہتا ہے کہ وہ دن کہ جو گزر چکا ہے، تُو اسے یاد نہ کر۔ آنے والا دن، جو ابھی آیا نہیں ہے، اس کے لئے (قبل از وقت) فریاد نہ کر، پس ہر وہ دن، جو ابھی آیا نہیں اور جو گزر چکا ہے، تُو اسے بنیاد نہ بنا، بلکہ اپنے حال میں خوش رہ (کر زندگی بسر کر) اور عمر کو برباد نہ کر۔

☆ ہر وہ انسان جسے اس دنیا میں آدھی روٹی میسر آتی ہے اور وہ سر چھپانے کے لئے آستانہ رکھتا ہے، وہ نہ کسی کا خادم اور نہ کسی کا مخدوم ہے۔ اُسے کہہ دے کہ تُو ہنسی خوشی زندگی بسر کر، کہ وہ اپنے لئے ایک خوشیوں بھرا جہاں رکھتا ہے۔

☆ اگر دو دن میں ایک روٹی اور ایک ٹوٹی ہوئی صراحی میں کچھ ٹھنڈا پانی مل جایا کرے تو کسی غیر کے محکوم ہونے یا اپنے ہی جیسے کسی شخص کی خدمت کرنے کے کیا معنی ہیں؟

☆ یہ دنیا ایک ایسا معبد ہے کہ جس نے لاکھوں عیسیٰ دیکھے۔ یہ ایک ایسا طور ہے جس نے لاکھوں موسیٰ دیکھے۔ یہ ایک ایسا محل ہے جس میں لاکھوں قیصر رہ چکے ہیں اور یہ محل کی ایسی محراب ہے جس نے لاکھوں کسریٰ دیکھے ہیں۔

☆ یہ پرانی سرائے کہ جس کا نام دنیا ہے اور صبح و شام کے چتکبرے گھوڑے کی آرامگاہ ہے۔ یہ ایسی بزم ہے جو جمشید جیسے سینکڑوں بادشاہوں کی چھوڑی ہوئی ہے (اور) یہ ایسا محل ہے جو بہرام جیسے سینکڑوں بادشاہوں کا تکیہ گاہ رہا ہے۔

☆ اے دوست اس دنیا کا بے فائدہ غم نہ کھا (اور) تو فضول اس فرسودہ دنیا کا غم نہ کھا۔ جب ماضی گزر گیا اور جو موجود نہیں یعنی مستقبل ابھی ظاہر نہیں ہوا تو تجھے خوش خوش رہنا چاہئے اور گزشتہ اور آئندہ کا غم نہیں چاہئے۔

-......☆......☆......☆......-

گلہری اور اس کی اقسام

گلہری کا خاندان بہت بڑا ہے اور یہ آسٹریلیا، جنوبی امریکہ اور مڈغاسکر کے علاوہ ساری دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ ان کا ایک گروہ درختوں پر بسیرا کرتا ہے۔ اس گروہ میں گلہریوں کی دو سو اقسام ہیں۔ یہ درختوں کے کھوکھلے تنوں میں اپنا گھر بناتی ہیں یا پرندوں کی طرح سوکھی ٹہنیوں اور تنکوں کی مدد سے گھونسلہ بناتی ہیں۔ ان کی جسامت اور رنگ مختلف ہوتا ہے لیکن عادات ملتی جلتی ہیں۔ عموماً پھل، کونپلیں اور کیڑے مکوڑے کھاتی ہیں لیکن بعض پرندوں کے انڈے بھی کھا جاتی ہیں اور چند ایک درختوں کی چھال اتار کر گودے میں سے رس چوستی ہیں اور اس طرح وہ درخت پنپ نہیں پاتے۔ یہ گلہریاں اپنی پچھلی ٹانگوں پر بیٹھ کر اگلی ٹانگوں کو ہاتھوں کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔

جبکہ گلہریوں کا دوسرا گروہ زمین میں بل بناکر رہتی ہے۔ یہ براعظم افریقہ میں بکثرت ملتی ہیں۔ جسامت میں بڑی ہوتی ہیں۔ سخت سردی یا گرمی کے موسم میں کچھ عرصہ سوکر گزارتی ہیں اور اس عرصہ میں اُسی خوراک پر گزارہ کرتی ہیں جو انہوں نے اس مقصد کیلئے جمع کی ہوتی ہے۔ سب سے مختصر جسامت کی گلہری جس کا وزن پندرہ گرام اور لمبائی آٹھ سینٹی میٹر ہوتی ہے مغربی افریقہ میں پائی جاتی ہے۔

گرم ممالک میں بسنے والی گلہریاں سال میں کئی مرتبہ بچے دیتی ہیں جبکہ سرد علاقوں والی ایک یا دو مرتبہ بچے دیتی ہیں۔ یہ عام طور پر دو سے چھ تک بچوں کو جنم دیتی ہیں۔ بچہ کے جسم پر بال نہیں ہوتے اور آنکھیں چند ہفتے تک بند رہتی ہیں۔ پانچ سے آٹھ ہفتوں کے بعد گلہری خود شکار کی تلاش میں نکلتی ہے۔ اس کی عمر دو سے چھ سال تک ہوتی ہے۔ تاہم بعض پندرہ سال تک بھی زندہ رہی ہیں۔

برطانیہ میں دو قسم کی گلہریاں پائی جاتی ہیں۔ سرخ رنگ کی اور سیاہی مائل۔ سرخ رنگ کی گلہری انگلستان کی اصل باشندہ ہے جبکہ سیاہی مائل ۱۸۷۶ء کے لگ بھگ امریکہ سے یہاں لائی گئی تھی۔ مشاہدہ ہے کہ یہ دونوں اقسام ایک دوسرے کو زیادہ پسند نہیں کرتیں اور لڑکر اپنے علاقہ سے دوسرے کو بھگا دیتی ہیں۔ سرخ رنگ کی گلہری انسانوں سے زیادہ مانوس ہے اور بعض دفعہ آپ کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز بھی کھانے کے لئے آجاتی ہے۔

برطانیہ میں محکمہ جنگلات جلد ہی سیاہی مائل گلہریوں کے خلاف اقدامات کرنے والا ہے کیونکہ وہ درختوں کو تباہ کر رہی ہیں اور پانچ ملین پاؤنڈ کا نقصان ہر سال کر رہی ہیں۔ یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۲؍دسمبر ۹۸ء میں ہفت روزہ "لاہور" کی ایک اشاعت سے منقول ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

Muslim TV AHMADIYYA

27/08/99 - 02/09/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 27th August 1999
16 Jamada al ula

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45	Children's Corner: Tarteel ul Quran Class
01.05	Liqa Ma'al Arab: No. 244 Rec: 06.01.99
02.10	Tabarukaat: Speech by Maulana Abul Ata Sahib, J/S 1966
03.15	Urdu Class: Session No.505 (R) Rec: 26.06.97
04.30	Learning Arabic: Lesson No.8
04.50	Homoeopathy Class: No.60 (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Corner: Tarteel ul Quran #19
07.05	Quiz: History of Ahmadiyyat Host: M.A. Ayyaz Sahib
07.40	Saraiky Service: Friday Sermon Rec: 01.05.98, By Huzoor
08.45	Liqa Ma'al Arab: No.244 (R)
09.50	Urdu Class: Session No.505
11.05	Indonesian Service: Hadith,...
11.25	Bengali Service: Quiz contest by Lajna, Nazm,......
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Darood Shareef.
13.00	Friday Sermon by Huzoor Rec: 20.08.99, in Norway
14.05	Documentary: Various products made from Camal skin.
14.20	Rencontre Avec Les Francophones: With French Speaking Guests
15.20	Friday Sermon: Rec,20.08.99
16.25	Children's Class: No.2, Pt1, MTA Canada
16.55	German Service: Quran and Bible, more,...
18.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi
18.30	Urdu Class: Session No.506 Rec: 30.06.99
19.40	Liqa Ma'al Arab: No.245 Rec:07.01.97
20.40	MTA Belgium: Various items
21.10	Medical Matters Topic: Backache Guest: Dr. S.A.Hameed Sahib
21.35	Friday Sermon (R) With Hazur
22.50	Rencontre avec les Francophones

Saturday 28th August 1999
17 Jumda al ula

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class, MTA Canada
01.10	Liqa Ma'al Arab: No.245 Rec:07.01.97
02.20	Friday Sermon: Rec,20.08.99 (R)
03.20	Urdu Class: Session No.506 (R) With Huzoor
04.15	Computers For Everyone Pt. 12
05.00	Rencontre avec les Francophones
06.05	Tilawat, News
07.00	Children's Corner: Class, MTA Canada
07.35	MTA Mauritius: Various items.
08.20	Medical Matters. Topic: Heart by-pass operations Guest: Dr. S. A. Hameed Sb
08.50	Liqa Ma'al Arab: No.245 (R)
09.55	Urdu Class: Session No.506 (R)
11.05	Indonesian Hour: Tilawat, Combro, Nazm, Hadith,....
12.05	Tilawat, News
13.00	Learning Danish: Lesson No. 37
13.30	Computers for everyone: Pt 12
14.00	Bengali Service: Various Programmes from Bangladesh
15.00	Children Class: With Huzoor
16.05	Quiz: Khutbat e Iman Taken from 14th and 21st November 1997
16.35	Hakayat E Shereen: No.12
16.50	German Service: Schule und Dann, Bucherecke,
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class: Session No.507 Rec: 02.07.99, With Huzoor
19.35	Liqa Ma'al Arab: No.246 Rec:08.01.97
21.00	Al Tafseer ul Kabeer: No.55 With Munir Adilbi Sahib
21.25	Children's Class: With Huzoor
22.25	Q/A Session with Huzoor Rec: 04.10.98

Sunday 29th August 1999
18 Jamada al ula

00.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.55	Children's Quiz: Khatbat e Iman
01.25	Liqa Ma'al Arab: No.246
02.30	Canadian Horizons: Children's Class
03.25	Urdu Class: Session No.507
04.20	Learning Danish: Lesson No.37 (R)
04.50	Children's Class
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
07.05	Children's Quiz: Khutbat e Iman
07.35	Q/A Session with Huzoor Rec: 04.10.98
08.55	Liqa Ma'al Arab: No246
10.00	Urdu Class: Session No.507
10.55	Indonesian Service: Tilawat, ...
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.136
13.10	Friday Sermon
14.20	Bengali Service
15.25	English Mulaqat: Rec.03.03.96
16.25	Children's Class: Lesson No.24, Part 2
16.55	German Service
18.05	Tilawat, Seerat Un Nabi
18.25	Urdu Class: Session No.508 Rec: 03.07.99
19.50	Liqa Ma'al Arab: No.247 Rec: 11.02.97
20.50	Albanian Programme: No.2, Pt2
21.15	Dars ul Quran: Lesson No.24 Rec: 17.01.99
22.50	English Mulaqat (R)

Monday 30th August 1999
18 Jamada al ula

00.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
01.05	Children's Class: No.24, Part 2
01.35	Liqa Ma'al Arab: Session No.247 (R)
02.40	MTA USA: An evening with Dr Ata ur Rehamn Sahib
03.10	Urdu Class: Lesson No. 508 (R)
04.15	Learning Chinese: Lesson No. 136
04.45	English Mulaqat: With Huzoor (R)
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50	Children's Class: No.24, Part 2 (R)
07.20	Dars ul Quran: Lesson No.24 (R)
09.00	Liqa Ma'al Arab Session No.247 (R)
10.00	Urdu Class: No. 508 (R)
11.00	Indonesian Service: Friday Sermon Rec;11.06.99
12.05	Tilawat, News
12.50	Learning Norwegian: Lesson No.31
13.20	MTA Sports: Basketball Match Sheikhapura Vs Rabwah
14.20	Bengali Service: Various items
15.20	Homeopathy Class: Lesson No.61
16.25	Children's Class: No.25, Part I
16.55	German Service.
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class: Lesson No. 509 Rec. 07.07.99
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.248 Rec:12.02.97
20.45	Turkish Prog: Truth of Imam Mahdi, Pt 9
21.20	Rohani Khazaine
21.50	Homoeopathy Class: Lesson No.61 Rec:16.01.95
23.05	Learning Norwegian: Lesson No.31 (R)
23.35	Documentary:

Tuesday 31st August 1999
19 Jamda al ula

00.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
00.50	Children's Class: No.25, Part 1 (R)
01.20	Liqa Ma'al Arab: Session No.248 (R)
02.25	MTA Sports: Basketball Match
03.20	Urdu Class: Session No.509 (R)
04.20	Learning Norwegian: Lesson No.31 (R)
04.50	Homoeopathy Class: Lesson No.61 (R)
06.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
06.40	Children's Class: No.25, Part 1(R)
07.15	Pushto Programme: Friday Sermon Rec:20.02.98
08.20	Rohani Khazaine (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.248 (R)
09.55	Urdu Class: Session No.509 (R)
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Swedish: Lesson No.16
13.00	From the Archives: Friday Sermon Rec: 27.10.89
14.00	Bengali Service: Various items
15.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.25
16.05	Children's Corner: Tarteel ul Quran, Pt20
16.25	Children's Corner: Various Waqfeen e Nau
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, Darsul Hadith
18.25	Urdu Class: Lesson No. 510 Rec: 09.07.99
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.249
20.40	Norwegian Service: Contemporary Issues
21.05	Documentary: Taxidermy
21.15	Hamari Kaenat: No.13
21.50	Tarjumatul Quran Class (R)
22.55	Learning Swedish: Lesson No.16 (R)
23.15	Speech: The life of Hadhrat Ali (RA) By Hafiz Muzaffar Ahmed Sahib

Wednesday 1st September 1999
21 Jamada al ula

00.05	Tilawat, News.
00.35	Children's Corner: Tarteel ul Quran #20
00.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.249 (R)
01.50	From the Archives: Friday Sermon (R) Rec:27.10.89, By Huzoor
02.55	Urdu Class: Session No.510 (R)
03.55	Learning Swedish: Lesson No.16 (R)
04.20	Speech: The life of Hadrat Ali (RA)
05.00	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.50	Children's Corner: Tarteel ul Quran #20
07.10	Swahili Service: Friday Sermon Rec:26.07.96
08.20	Hamari Kaenat: No. 14 (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.249 (R)
09.50	Urdu Class: Session No.510 (R)
10.55	Indonesian Service
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Spanish: Lesson No. 2
13.10	Q/A Session: with Huzoor Rec:25.07.97
14.15	Bengali Service: Friday Sermon. Rec:27.11.98
15.20	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.26
16.25	Children's Corner: Guldasta No.10
16.55	German Service: 22nd Jalsa Salana
18.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30	Urdu Class: No.15 Rec:19.11.94
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No. 250
20.40	MTA France: Source de lumiere
21.05	MTA Lifestyle: Al Maidah
21.20	MTA Lifestyle: Sewing lesson No. 8
21.50	Tarjumatul Quran Class: No.26 (R)
22.55	Learning Spanish: Lesson No.2 (R)
23.25	Speech: By N.A. Anjum Sahib

Thursday 8th April 1999
21 Zul Hajj 1419

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40	Children's Corner: Guldasta No.13 (R)
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.250 (R)
02.15	Q/A Session: with Huzoor
03.15	Urdu Class: Lesson No.15 (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.20	Learning Spanish: Lesson No.2 (R)
04.50	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.26 (R)
06.05	Tilawat, Dars Malfozaat, News
06.55	Children's Corner: Guldasta No.13 (R)
07.30	Sindhi Program: Friday Sermon Rec:09.10.98
08.35	MTA lifestyle: Al Maidah (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No. 250 (R)
09.50	Urdu Class: Lesson No.15 (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.55	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.9
13.00	Tabarukaat: Speech by Ch. M.Zafrullah Khan Sahib, J/S 1973
13.55	Bengali Service: Q/A with Huzoor
15.10	Homoeopathy Class: Lesson No.62 Rec: 17.01.95
16.10	Children's Corner: Tarteel ul Quran #21
16.30	Children's Corner: Various items
17.00	German Service: Geschicte des Islam

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095
Vol. 6 | Friday, August 27, 1999 | Issue No. 35

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

اقوام متحدہ میں آزادیٔ کشمیر کا بے مثال ترجمان

اس سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران جموں کشمیر لبریشن لیگ برطانیہ کے زیر اہتمام کشمیر نوشاہی سوک سینٹر برمنگھم میں ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ مہمان خصوصی لارڈ نذیر احمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مسئلہ کشمیر کا واحد حل اقوام متحدہ کی قراردادیں ہیں"۔

میزبان، چوہدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے صدارتی خطبہ میں بتایا:

"یوں تو سارے سیاستدان یہی کہتے ہیں کہ مسئلہ کشمیر U.N.O کی قراردادوں کے ذریعہ حل کیا جائے مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم اس کے لئے بھرپور توجہ نہیں کرتے"۔

بریگیڈئر عثمان خالد نے بھی اس کی زبردست تائید کرتے ہوئے تحریک کی:

"ہمیں صرف اور صرف اقوام متحدہ کی قراردادوں پر زور دینا چاہئے اور دیگر بحث مباحثوں سے اپنی جدوجہد کو کمزور نہیں کرنا چاہئے"۔

(رسالہ" شہ رگ پاکستان" اپریل ۱۹۹۹ء صفحہ ۳۵،۴۴۔ پاکستان آزاد کشمیر، برطانیہ اور امریکہ سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد جریدہ)

کشمیر میں رائے شماری کی تاریخی قرارداد اپریل ۱۹۴۸ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کی مجاہدانہ و سرفروشانہ جدوجہد کے نتیجہ میں پاس ہوئی جس پر نصف صدی سے زائد عرصہ بیت رہا ہے اور مستقبل میں کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی کو اسی نقطۂ مرکزیہ سے وابستہ کیا جاتا ہے۔ مگر افسوس آزادیٔ کشمیر کا دم بھرنے والوں کی زبانیں اپنے ذاتی پراپیگنڈہ سے تو نہیں تھکتیں مگر آزادیٔ کشمیر کے اس بے مثال ترجمان کے حق میں کلمۂ خیر کہنا تو رہا ایک طرف، اس کا نام تک لینا بھی انہیں گوارا نہیں جس پر اخلاق وانسانیت جتنا بھی ماتم کریں کم ہے!!!

☆......☆......☆

نظام خلافت کا امریکی ایڈیشن

جناب ڈاکٹر اسرار احمد لاہور کے امریکی قونصلیٹ کے پولیٹیکل آفیسر مسٹر جیمس ایف کول سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مسٹر کول نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ پاکستان میں خلافت کا جو نظام قائم کرنا چاہتے ہیں اس کا دستوری اور آئینی ڈھانچہ کیا ہوگا۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ اپنا امریکی دستور لے لیں اور اس **میں صرف تین چیزیں شامل کرلیں تو اس طرح عہدحاضر کے بہترین نظام خلافت کا دستور اساسی وجود میں آ جائے گا۔** اس پر ابتدا میں توانہوں نے شک آمیز حیرت کا اظہار کیا لیکن میری وضاحت کے بعد وہ مطمئن ہوگئے"۔

(ماہنامہ" میثاق " لاہور جون ۱۹۹۹ء صفحہ ۱۵)

☆......☆......☆

ایک برطانوی مصنف کی کتاب میں قبرِ مسیحؑ کا ذکر

ملتان کے روزنامہ " صحافت " نے اپنی ۱۷؍جنوری ۱۹۹۹ء کی اشاعت میں یہ خبر شائع کرکے قدامت پسند اور تنگ ظرف مسلمان حلقوں میں ایک تہلکہ سا مچا دیا ہے کہ امریکہ میں ایک برطانوی مصنف لارنس گارڈنر نے اپنی کتاب "Blood Line of Holy Grail" میں اپنی یہ تحقیق بیان کی ہے کہ حضرت مسیحؑ واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان چلے گئے اور ان کا مزار سرینگر میں موجود ہے۔ اخبار کے ایڈیٹر صاحب نے اس تحقیق کو اپنے عقیدہ کے مخالف پاکر برطانوی مصنف کو "سلمان رشدی" کہہ ڈالا ہے۔ حالانکہ برسوں قبل مصر کے السید رشید رضا مدیر "المنار"، لبنان کے نامور عالم الاستاذ عباس محمود، ایرانی عالم زین الدین راہنما۔ کشمیر کے ممتاز محقق پروفیسر فدا محمد حسنین صاحب ڈائریکٹر محکمہ آثار قدیمہ سرینگر اس نظریہ کی پرزور تائید کرچکے ہیں۔ کیا محترم مدیر "صداقت" ان شخصیات کو بھی "سلمان رشدی" کی شرمناک پھبتی کا نشانہ بنانے کی جسارت کرسکتے ہیں؟؟۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک پہنچائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

امید ہے کہ اگلی صدی کے اختتام تک دین اسلام تمام دنیا پر غالب آجائے گا

ہم اس وقت تک خاک ہو چکے ہونگے مگر ہم یقین سے کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا ہوئی ہے

(انٹرنیشنل تربیتی سیمینار منعقدہ ۲۹؍جولائی ۱۹۹۹ء سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب)

جلسہ سالانہ برطانیہ سے ایک روز قبل ۲۹؍جولائی کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں انٹرنیشنل تربیتی سیمینار منعقد ہوا جس میں ۳۰ ممالک کے ۱۵۰ مرد اور ۳۶ خواتین نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ یو۔کے۔ سے ۶۰ مرد اور ۴۰ خواتین شامل ہوئیں۔ مختلف نمائندگان نے سیمینار کے لئے مجوزہ موضوعات پر اپنے اپنے ملک کے تجربات کے حوالہ سے اظہار خیال کیا اور نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تجربات بیان کئے۔

اس سیمینار کا آخری اجلاس قریباً سوا پانچ بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر حضور کے زیر صدارت شروع ہوا۔ حضور کی آمد پر ایک دوست نے نعرہ تکبیر کی آواز بلند کی تو حضور نے فرمایا کہ رجسٹر روایات پڑھتے ہوئے علم ہوا کہ یہ بالکل بعد کی ایک نئی رسم ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں اس طرح نعرے لگانے کا کوئی طریق نہیں تھا اس لئے اسے بالکل بند کردیں۔ اگر کسی بات پر دل سے بے اختیار اللہ اکبر کی آواز بلند ہو تو ہلکی مناسب آواز میں بے شک اللہ اکبر، اللہ اکبر کہہ دے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہی طریق رہا ہے۔

پھر تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد جو بالترتیب مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب اور طاہر سلبی صاحب نے پیش کیا مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تربیت یوکے نے سیمینار کی مختصر رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ساڑھے نو بجے رجسٹریشن سے اس سیمینار کا آغاز ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل دس سال تک جلسہ کے موقعہ پر انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار منعقد کیا جاتا رہا اور ہم تبلیغ کے میدان میں عالمی تجربات سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ اب تربیتی سیمینار کا آغاز کیا گیا ہے تاکہ ہم اس میدان میں بھی عالمی تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

رپورٹ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس میٹنگ کا مقصد ایک دوسرے کی ذہانت کو تیز کرنا تھا جیسے قصاب چھریوں کو آپس میں رگڑ کر کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ یہ مقصد پورا ہوگیا ہے اور مجھے امید ہے کہ نو احمدیوں کو جماعت کا حصہ بنانے اور دوسروں کو جماعت میں لانے کے سلسلہ میں آپ نے ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کیا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سال کئی پہلوؤں سے احمدیت کی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ ایک بات یقینی ہے کہ ہم اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ سپیڈ (Speed) بھی بڑھ رہی ہے اور ایکسلریشن (Acceleration) بھی۔ اس طرح سے امید ہے کہ اگلی صدی کے اختتام تک انشاء اللہ تمام دنیا پر دین اسلام غالب آجائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم اس وقت تک خاک ہوچکے ہونگے مگر ہم یقین سے کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ میری خواب ہے۔ میں ان خوابوں میں رہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ ہم ان خوابوں کو حقیقت کے روپ میں دیکھیں گے۔ یہ وہ تقدیر ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔

حضور نے فرمایا کہ مکرم امیر صاحب کا اصرار تھا کہ میں خود یہاں آؤں اور آپ سب کو دیکھ کر اپنے دل کو فرحت پہنچاؤں۔ ان کی خواہش کے احترام میں میں یہاں آیا ہوں۔ اس کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کیونکہ بعض دیگر پروگرام ہیں۔ حضور نے آخر پر ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور یوں ساڑھے پانچ بجے شام یہ سیمینار اختتام کو پہنچا۔ (رپورٹ: ابولبیب)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔